هو المستعان

أفغير الله أبتغي حكما وهو الذي أنزل إليكم الكتاب مفصلا

ترجمہ۔ کیا میں اپنے اور تمہارے درمیان خدا کے سوا کوئی اور حکم تلاش کروں حالانکہ اسنے تمہاری طرف مفصل کتاب بھیجی ہے

حجة الرحمن

علی المجادلین فی آیات القرآن

مؤلفہ

احقر العباد محمد غوث سعید کان اللہ لہ

مطبع مفید عام آگرہ میں باہتمام محمد قادر علیخان صوفی چھپی

سنہ ۱۳۱۶ ہجری

هو المستعان

أَفَغَيْرَ اللّٰهِ أَبْتَغِي حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْ أَنْزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا

ترجمہ۔ کیا میں اپنے اور تمہارے درمیان خدا کے سوا کوئی اور حکم تلاش کروں حالانکہ اسنے تمہاری طرف مفصل کتاب بھیجدی ہے

حجۃ الرحمن

علی المجادلین فی آیات القرآن

مؤلفہ

احقر العباد محمد غوث سعید کان اللہ لہ

مطبع مفید عام آگرہ میں باہتمام محمد قادر علیخان صوفی چھپی

سنہ ۱۳۱۶ ہجری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی محمد سید المرسلین خاتم
النبیین وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین الی یوم الدین اما بعد بندہ حقیر
محمد غوث ابن غلام محمد سعید مدراسی غفر اللہ لہ ولوالدیہ مسلمان بھائیون کی خدمت مین عرض سا
ہے کہ زمانہ شایستہ ہو یا غیر شایستہ اور اہل زمانہ مہذب ہون یا غیر مہذب غلط عقائد کا درست کرنا
اور باطل رسوم کا مٹانا آسان کام نہین ہے۔ جن لوگون نے مدتون سے ابا عن جد غیر حق
کو حق قبول کر رکھا ہے اور باطل رسوم کے پیرو ہو گئے ہین انکی تفہیم نہایت دشوار ہوا کرتی
ہے۔ کلام حق کا اثر انہین طبیعتون پر ہوتا ہے جو تعصب ورضد سے خالی اور حق کے جویا
اور طالب ہین۔ اللہ جل شانہ کے اس فرمان کو وَالْبَلَدُ الطَّیِّبُ یَخْرُجُ نَبَاتُہٗ بِاِذْنِ رَبِّہٖ
وَالَّذِیْ خَبُثَ لَا یَخْرُجُ اِلَّا نَکِدًا۔ حضرت سعدی علیہ الرحمۃ نے فارسی نظم مین کس خوبی سے

بیان کیا ہے ہے

باران که در لطافت طبعش خلاف نیست	در باغ لاله روید و در شوره بوم خس

انسان کی فطرت ہی ایسی واقع ہوئی ہے کہ وہ اپنے آپکو اچھا سمجھتا ہے اور اسکو اپنی ہر ایک
ادا دینی ہو یا دنیاوی بالکل بہاتی ہے جب ایک دوسرا شخص اُسکی غلطی کو بتلاتا ہے تو یہہ
فعل اسپر نہایت ہی شاق گزرتا ہے اور وہ مجادلہ و مکابرہ پر آمادہ ہوجاتا ہے پہر تو اپنی تائید
وتحسین مین اقسام کی حجتین نکال کہڑا کرتا ہے اور حتی الامکان اپنی بات کی پرداخت کے درپے
ہوجاتا ہے۔ شاذونادر ہین وہ طبیعتین جو حق کو بلا تکرار قبول کرلیتی ہین اور محض عار کی وجہ سے
انکار پر آمادہ نہین ہوتین جمیع انبیاء علیہم السلام کو اپنے اپنے وقت کے لوگون کے
سمجہانے اور اُن کی غلطیون کی اصلاح کرنے مین ہزارہا دشواریان پیش آئین بعضون کو تو
کامیابی کے عوض حرمان ہی نصیب ہوا۔ چونکہ انبیاء ہدایت خلق پر اللہ جل شانہ
کی طرف سے مامور ہوتے ہین اور انکو اپنے امر کے صدق مین کسی قسم کا شک و شبہہ نہین
ہوتا ہے اور چونکہ اپنے بنی نوع کی خیرخواہی و ہمدردی کا مادہ ان مین بدرجۂ غایت ودیعت
کیا جاتا ہی منکرین کے انکار اور مکذبین کی تکذیب سے انکو بے انتہا رنج پہونچتا ہے لیکن
اپنی خداداد متانت سے وہ صرف حق بات کے بتلا دینے مین مصروف رہتے ہین اور اپنے
مساعی جمیلہ کے نتائج کی طرف ذہن کو منتقل کرکے پریشان خاطر نہین ہوتے۔ کسی وقت
بتقاضای بشری انکے پاک دلون مین پریشانی پیدا بہی ہوا اور انسے کوئی زلت وقوع مین
آئے تو خود اللہ جلشانہ انکی تسکین و تادیب فرمادیتا ہے۔ قرآن شریف مین جو ہم مسلمانون

کی ہدایت کے لیے اللہ جل شانہ نے اپنے رسول امی پر بطور ایک ایسے معجزے کے
نازل فرمایا ہے جسکا اثر تا قیام قیامت قائم رہیگا ان امور کی صراحت بخوبی موجود ہے۔
مین اس رسالہ مین صرف انہین آیات کو نقل کرتا ہون جن مین خاتم الرسل محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ
والسلام کو تبلیغ رسالت مین جو دقتین پیش آئین اُنکا ذکر ہے۔ جو لوگ قرآن کے مضامین
سے واقف نہین ہین اُنکو اس مختصر رسالہ کے پڑہنے سے معلوم ہوگا کہ مشرکین و اہل کتاب
یعنی یہود و نصاریٰ نے اپنی غلط رسمون کی پرداخت مین آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی کیسی مخالفت کی آپ پر کیا کیا اعتراض کرتے رہے اور آپ کے دل صفا منزل کو کیسے
صدمے پہونچایے۔ اور خداوند تعالیٰ شانہ نے اپنے رسول کی کیسی حمایت کی اور وقتاً فوقتاً
آپکو کس طرح سے تسلی دی۔ آخر مین جَاۗءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ کے بموجب اسلام کو
غلبہ ہوا اور کافر اور منکر اس آیت کے مصداق ہوگیے فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا[1]
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

مین پہلے اُن آیات کو نقل کرتا ہون جن مین آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے
دعوت الی الحق کا بیان ہے پہر ان آیات کو بیان کرونگا جن مین معترضین کے اعتراضات
اور منکرین کے انکار کا ذکر ہے۔ آخر مین ان آیات کو ذکر کرونگا جن مین اعتراضات کے
جوابات کے ساتھہ منکرین کے مآل کار کی خبر دے کر آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مختلف
طریقون سے تسلی و طمانینت دی گئی ہے۔ چونکہ بعض آیات ان ہر سہ امور پر مشتمل ہین لہذا

[1] ترجمہ۔ اور ظالم لوگون کی جڑ کٹ گئی اور خدا کا شکر ہے جو سارے جہان کا مالک ہے کہ قصہ پاک ہوا۔

انکی ٹھیک تفریق و تقسیم نہین ہوسکتی ہے ـ مین نے اس رسالہ مین بہی مولانا نذیر احمد صاحب
کے ترجمہ کو اختیار کیا ہے کیونکہ یہ بمنزلہ مختصر تفسیر کے ہے اور اس سے زیادہ صاف اور
قریب الفہم کوئی ترجمہ موجود نہین ہے ـ

سورہ اعراف مین ارشاد ہوا ہے ـ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ
جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَآمِنُوا
بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ

ترجمہ ـ اے پیغمبر لوگون سے کہو کہ لوگو مین تم سب کی طرف اُس خدا کا بہیجا
ہوا آیا ہون کہ آسمان و زمین کی تمام سلطنت اُسی کی ہے اُسکے سوا کوئی اور معبود نہین وہی
جلاتا اور وہی مارتا ہے تو لوگو اللہ پر ایمان لاؤ اور اوسکے رسول نبی امی پر بہی کہ وہ اللہ
اور اوسکی کتابون پر ایمان رکہتا ہے اور اُسی کی پیروی کرو تاکہ تم سیدہے رستے پر آجاؤ ـ

ان آیات مین آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم ہوا ہے کہ لوگون سے یہ کہہ دین کہ
مین تم سب کی یعنی سارے جہان کے لوگون کی طرف رسول ہوکر آیا ہون کچہہ ملک عرب ہی
کی خصوصیت نہین ہے ـ اور مجہہ کو بہیجنے والا اللہ جل شانہ ہے جسکی سلطنت آسمان مین بہی ہے
اور زمین مین بہی اور اُسکے سوا کسی کی ذات لائق عبادت نہین ہے کیونکہ جسکی زندگی اور موت جسمین
دنیا و آخرت کی ساری بہلائی اور برائی داخل ہے یہ ہر دو امر اُسی کے قبضہ قدرت مین ہین
اور دوسرے کسی کو اُن مین مطلق دخل نہین ہے ـ پس اللہ پر ایمان لاؤ اور اُسکے رسول پر
بہی جس نے باوجود امی ہونے کے جسکا تمکو بہی علم ہے ایک ایسی بے نظیر کتاب پیش کی ہے

جسکے مقابلہ سے تم ہر طرح عاجز ہوا اور جو اسکے دعوے کی صحت کی ایک دلیل بین ہے۔
اسکے علاوہ یہ رسول جن باتون پر تمکو ایمان لانے کے لیے کہتا ہے خود بھی انپر ایمان لایا ہے یعنی اللہ پر اور اُسکی کتابون پر بس تمکو چاہیے کہ جس شخص کا قول و فعل یکسان ہو اسکی پیروی کرین اور تمہارے لیے گمراہی سے نکل کر سیدھے رستے پر آنے اس سے بہتر کوئی راہ نہین ہے۔
سارے جہان کی طرف آپ کے رسول ہونیکے متعلق سورہ سبا مین اسطرح ارشاد ہوا ہے

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ

ترجمہ۔ اور اے پیغمبر ہمنے تمکو تمام دنیا کے لوگون کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا ہے کہ ان کو ایمان لانے پر ہماری خوشنودی کی خوشخبری سُنا دو اور کفر کرنے پر ہمارے عذاب سے ڈرا دو مگر اکثر لوگ نہین سمجھتے ہین۔
اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ ہر ایک شخص پر عالم ہو یا جاہل وحشی ہو یا مہذب آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کی رسالت کی تصدیق لازم ہے اور اسی مین اللہ جل شانہ کی خوشنودی ہے اور اسکا انکار بالضرور موجب عذاب ہوگا۔ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ مین یہ نکتہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی مدعی علم و تہذیب اپنی خود پسندی سے یہ خیال کرے کہ اسکو رسول کی پیروی کی ضرورت نہین تو یہ اُسکی سراسر نافہمی ہے کیونکہ جو رستہ خدا کا بتلایا ہوا ہے اور جو علم اُسکا عطا کیا ہوا ہے اُسکی راستی اور صحت مین کسی قسم کا شک و شبہہ ہو نہین سکتا۔ سوا رسول کے جسپر وحی نازل ہوتی ہے باقی سب انسانون سے خطا جو لوازمۂ بشری سے ہے

ممکن کیا بلکہ یقینی ہے محض رسول کی اتباع مین صواب کا یقین کامل ہے۔ اور خطا کا احتمال بھی ہو نہین سکتا۔ یہان سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جاننے والون کی جماعت ہمیشہ قلیل ہی ہا کرتی ہے اور نادان لوگ ہر زمانہ مین زیادہ ہوتے ہین۔

سورۂ یوسف مین آنحضرت علیہ الصلوٰۃ و السلام کو اپنے طریق کی توضیح کر دینے کے لیے اسطرح حکم ہوا ہے۔ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔

ترجمہ۔ اے پیغمبر ان لوگون سے کہو میرا طریق تو یہ ہے کہ سبکو خدا کی طرف بُلاتا ہون مین اور جو لوگ میرے پیرو ہین وہ ہم سب دین کے ایک معقول رستے پر ہین جسکو ہر شخص سمجھ سکتا ہے اور اللہ کی ذات پاک ہے اور مین شرک کرنیوالون مین سے نہین ہون۔

یہان اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ جو لوگ متبع رسول ہین انکو لازم ہے کہ دعوت الی الحق کرین۔ افسوس ہے کہ یہ کام زمانہ دراز سے مسلمانون نے چھوڑ دیا ہے اگر کوئی باہمت شخص اسکو اختیار کرے تو قوم اسکی قدر کرنے کے عوض اسکو مورد طعن و تشنیع بناتی ہے لیکن الحمد للہ ایسی حرکتین صرف جاہلون سے سرزد ہوتی ہین جاننے والون سے نہین ہوتین۔

سورۂ انعام مین اوپر کی آیت کا مضمون زیادہ صراحت کے ساتھ بیان ہوا ہے قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۔ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ

وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ۔

ترجمہ۔ اے پیغمبر ان لوگون سے کہو مجہکو تو میرے پروردگار نے سیدہا رستہ دکہا دیا ہے کہ وہی ٹہیک دین ہے یعنی ابراہیم کا طریقہ کہ وہ ایک ہی خدا کے ہو رہے تہے اور مشرکون مین نہ تہے۔ اے پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ میری نماز اور میری تمام عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو سارے جہان کا پروردگار ہے کوئی اوسکا شریک نہین اور مجہہ کو ایسا ہی حکم دیا گیا ہے اور مین اوسکے حکم بردارون مین پہلا حکم بردار ہون اے پیغمبر ان سے پوچہو کہ کیا تمہاری یہ مرضی ہے کہ مین خدا کے سوا کوئی دوسرا پروردگار تلاش کرون حالانکہ وہی ہر چیز کا پروردگار ہے اور جو شخص کوئی برا کام کرتا ہے تو اوسکا وبال اوسی پر پڑے گا اور کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجہہ اپنے اوپر نہین لیگا پہر تم سبکو اپنے پروردگار ہی کی طرف لوٹ جانا ہے۔ جب اوسکے حضور مین حاضر ہوگے تو دنیا مین جن جن باتون مین اختلاف کرتے رہے ہو وہ سب تمکو بتا دیگا کہ کون حق پر تہا اور کون ناحق پر۔

ان آیات مین پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم دیا گیا ہے کہ لوگون کو یہ سمجہا دین کہ مین جو راہ راست پر ہوا ہون محض اپنے پروردگار کی ہدایت سے ہے اور یہ راہ کچہہ نئی نہین ہے بلکہ میرے جد امجد ابراہیم علیہ السلام کی ہے جنکی بزرگی کے تم بہی قائل ہو اور جنہون نے اللہ جل شانہ کی ہدایت سے ہی اسکو اختیار کیا تہا اور وہ مشرکون مین نہ تہے بلکہ موحد تہے پس مین بہی موحد ہون اور میری نماز اور جملہ عبادت اللہ ہی کے لیے ہے اور میرا جینا

مرنا بھی اسی ذات سے متعلق ہے جو سارے جہان کا پروردگار ہے۔ گو تم خود اُس کے پروردگار عالم ہونیکے معترف ہو لیکن فرق یہی ہے کہ تمہارا عمل اس قول کے خلاف ہے کیونکہ اورون کو تم اُسکی عبادت مین شریک کرتے ہو اور مین اپنے قول کے موافق کسی کو اُسکے ساتھہ شریک نہین کرتا ہون یہ حکم مجھکو اُسی نے دیا ہے اور مین خود پہلے اُسکی تعمیل کرکے پھر تمکو عمل کرنیکے لیے کہتا ہون۔ بھلا انصاف تو کرو کہ خدای تعالی ہر چیز کا پروردگار ہوتے ہوے مین کیسے دوسرے پروردگار کو پیدا کرسکتا ہون۔ اگر یہ بے انصافی کی حرکت مجھہ سے سرزد ہو تو اُسکا وبال مجھہ ہی پر پڑے گا اور میرے گناہ کا بوجھہ کوئی دوسرا نہین اوٹھاویگا تم اس قدر صاف بات کو بھی نہ سمجھہ سکو تو میرا کوئی قصور نہین ہے جب تم سب اللہ کے حضور مین حاضر ہوگے تو وہان معلوم ہوجاویگا کہ مین ناحق پر ہون یا تم ناحق پر۔

خاص ملک عرب مین پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کو مبعوث کرنے اور آپ پر قرآن نازل کرنیکی وجہ سورۂ انعام مین اس طرح بیان کی گئی ہے۔ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۝ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ۝

ترجمہ۔ اور یہہ کتاب یعنی قرآن ہم ہی نے اسکو اتارا ہے برکت والی کتاب ہے تو اسی

کے حکم پر چلو اور خدا سے ڈرتے رہو عجب نہین تمپر رحم کیا جاوے۔ اور یہہ کتاب ہمنے
اس لیے اُتاری ہے کہ مبادا کہین تم یہ کہہ بیٹہو کہ ہم سے پہلے یہود و نصاریٰ بس دو ہی
گروہون پر کتاب اُتری تہی اور ہم تو اُسکے پڑہنے پڑہانے سے بالکل بے خبر تہے۔ یا یہ
عذر کرنے لگو کہ اگر ہمپر کتاب اُتری ہوتی تو ہم ضرور ان یہود و نصاریٰ سے کہین بڑہ کر راہ راست
پر ہوتے تو اب تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس دلیل اور ہدایت اور رحمت
سب چیزین تو آچکین تو اُس سے بڑہ کر ظالم اور کون ہوگا جو اللہ کی آیتون کو جھٹلاوے اور
اُن سے کنارہ کشی اختیار کرے۔ جو لوگ ہماری آیتون سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہین
ہم عنقریب اُنکی کنارہ کشی کے بدلے مین اُنکو بُری مار کی سزا دینگے۔

ان آیات مین اللہ جل شانہ نے عرب کے لوگون پر اپنے احسان کو جتایا ہے کہ ہمنے
تمہاری زبان مین اسلیے قرآن نازل کیا کہ تم کہین یہ عذر نہ کرنے لگو کہ یہود و نصاریٰ کی
کتابین ملین جن سے ہم بے خبر تہے اگر ہمپر بہی کتاب نازل ہوتی تو ہم اُنسے زیادہ ہدایت پایافتہ
ہوتے۔ چنانچہ اللہ جل شانہ نے محض اپنے فضل و کرم سے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام
کو عرب مین مبعوث فرمایا اور آپ کی ذات بابرکات پر قرآن نازل فرما کر اسکو تمام جہان کے
لیے رہنما کر دیا۔ آخر مین ارشاد ہوا ہے کہ اس احسان کے بعد جو لوگ اللہ کی آیتون کو جھٹلاتے
ہین وہ بڑے ہی ناشکر گزار ہین اور ہم عنقریب اُنکو اس ناشکری کا مزہ چکہا دینگے۔

قرآن مجید کا اتمام حجت کے لیے نازل ہونا اور اسکا سراسر نصیحت اور امراض قلبی کا
علاج ہونا سورہ یونس کے ایک مقام مین اسطرح بیان ہوا ہے۔ یَاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ

مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ ترجمہ لوگو اتمام حجت کے طور پر تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس نصیحت آچکی اور امراض قلبی یعنی شرک وغیرہ کی دوا اور ایمان والوں کے لیئے ہدایت اور رحمت - ای پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ یہ قرآن اللہ کا فضل اور اُسکی رحمت ہے اور اُنکو چاہیئے کہ خدا کا فضل اور اُسکی رحمت کو پاکر خوش ہون کیونکہ لوگ جن دنیاوی فائدون کے جمع کرنے کے پیچھے پڑے ہین یہ اُس سے کہین بہتر ہے -

ان آیات مین قرآن شریف کا مومنین کے لیے ہدایت ورحمت اور اُنکے ایمان کی تقویت کا باعث ہونا اور کفار کے امراض قلبی مثلاً شرک وغیرہ دفع کرنیکے لیے اُسکا دوا ہونا بیان کرکے یہ ارشاد ہوا ہے کہ اس کتاب کو لوگ خدا کی بہت بڑی نعمت سمجھین اور اسکی قدر کرین اور دنیا کے مال سے جسکو اہل دنیا چھوڑ جانیکے لیے جمع کرتے ہین اُسکو کہین بہتر وبرتر جانین کیونکہ اُسکے ذریعہ سے عقائد کی اصلاح اور اعمال کی تہذیب ہوتی ہے اور یہ چیزین باقیات صالحات مین داخل ہین -

فائدہ - شرک کے مرض مہلک سے شفای کلی بخشنے والی مجرب دوا اتباع رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہے - اور اس دوا کے ساتھ پرہیز بدعت سے اجتناب ہے - جہان بدپرہیزی ہوی مریض کی ہلاکت یقینی ہوجاتی ہے -

اسقدر تفہیم کے بعد بھی جو لوگ نہین مانتے ہین اور اپنی ہلاکت کے سامان خود اپنے

ہاتھون سے مہیا کر رہے ہین انکو اسطرح سمجھا دینے کے لیے سورۂ یونس کے ایک مقام مین ارشاد ہوا ہے۔ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ ۖ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۖ وَمَا أَنَا عَلَيْكُم بِوَكِيلٍ ○ وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ○ ترجمہ اے پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ لوگو جو حق بات تہی وہ تو تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس آچکی پہر جس نے راہ راست اختیار کی تو اپنے ہی فائدہ کے لیے اسکو اختیار کرتا ہے اور جو بہٹکا تو وہ بہٹک کر کچہہ اپنا ہی کہوتا ہے اور مین تمپر کچہہ ٹہیکہ دارونکی طرح تو مسلط ہون نہین۔ اور اے پیغمبر تمہاری طرف جو وحی بہیجی جاتی ہے اسی پر چلے جاؤ اور جبتک اللہ تمہارے اور کافرون کے درمیان فیصلہ نہ کرے اُنکی ایذائین برداشت کرو اور وہی سب فیصلہ کرنیوالون مین بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

ان آیات مین پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لوگون سے خطاب کر کے سمجہا دینے کا حکم ہوا ہے کہ دین کی جو سیدہی راہ تہی اُسکو خدا نے میرے ذریعہ سے تم پر ظاہر کر دیا اب تمکو اختیار ہے کہ اسکو قبول کرین یا نہ کرین۔ جو شخص قبول کریگا اپنا ہی فائدہ کریگا اور جو انکار کریگا اس مین اُسیکا نقصان ہے خدا کا اسمین کوئی نفع و نقصان نہین ہے اور نہ مین خدا کے پاس تمہارے افعال کا ذمہ دار ہون جو تمہارے انکار پر مجہہ کو کسی قسم کے مواخذہ کا خوف ہو مین جو کچہہ کہتا ہون وہ محض تمہاری خیر خواہی کے لحاظ سے ہے اسکے بعد آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد ہوا ہے کہ وحی کی اتباع فرماوین اور لوگون کی تکذیب

ومخالفت پر آزردہ خاطر نہ ہوا کرین بلکہ مخالفین کی سرکشی پر اُسوقت تک صبر کیے رہین کہ خود
اللہ جل شانہ اپنی تائید سے اسلام کو غالب اور کفر کو مغلوب کر دکھا دے ۔

چونکہ دین کی سیدہی راہ اختیار کرنے مین خود انسان کی ذاتی منفعت اور اس سے
روگردان ہونے مین اسیکا خسارہ بتلایا گیا ہے اس منفعت اور خسارہ کا یقین کامل دلانے
کے لیے سورہ مومنون کے ایک مقام مین اسطرح ارشاد ہوا ہے ۔ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ○ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ○ ترجمہ ۔ لوگو کیا تم ایسا خیال کرتے ہو کہ ہمنے تمکو یونہی
بیکار پیدا کر دیا ہے اور یہہ کہ تمکو ہماری طرف پہر لوٹ کر آنا نہین ہے تو خدا جو بادشاہ برحق
ہے بیفایدہ کام کرنے سے بری اور بالاتر ہے اُسکے سوا کوئی معبود نہین وہی عرش
بزرگ کا مالک ہے ۔

اس آیت مین یہ جتلایا گیا ہے کہ خدا نے انسان کو بیکار نہین پیدا کیا ہے ایک میعاد مقرر
تک اسکو زندہ رکھہ کر پہر مار دینا اس امر کی دلیل ہے کہ وہ خدا ہی کے پاس لوٹ جاتا ہے
اور وہان اسکو اپنے اعمال کی جزا و سزا ملتی ہے ۔ جبکہ دنیا کے مجازی بادشاہ اپنے
ملک مین کوئی کام بلا کسی غرض و غایت کے نہین کرتے ہین اور جو بادشاہ ایسا کوئی مہمل
فعل کرے وہ نادان سمجہا جاتا ہے تو خداوند تعالی جو سارے جہان کا بادشاہ حقیقی ہے
انسان کی خلقت جیسے فعل کو بلا کسی مصلحت کے کیون کرنے لگا اسقدر بہاری انتظام
بچون کا کہیل ہو نہین سکتا کہ کسی چیز کو بنایا اور پہر بگاڑ دیا ۔ اللہ جل شانہ کی ذات جسکے سوا کوئی

عبادت کے لائق نہین ہے اور جو عرش جیسی بزرگ مخلوق کا خالق ہے اس قسم کے عیب

ونقصان سے بالکل پاک اور منزہ ہے۔

محض لوگون کی فلاح عاقبت کے لیے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت الی الحق

کا ہونا اور اس کام مین آپ کی کوئی ذاتی غرض کا مضمر نہ رہنا صاف بیان کر دینے کے

لیے سورہ ص مین اس طرح ارشاد ہوا ہے۔ قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ

وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ۝

ترجمہ۔ اے پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ مین اس تبلیغ رسالت پر تم سے کچھ مزدوری تو

مانگتا نہین اور نہ مجھکو تکلف کرنا آتا ہے۔ یہ قرآن جو مین تمکو سناتا ہون دنیا جہان کے

لوگون کے لیے نصیحت ہے اور بس اور کچھ دنون پیچھے تم لوگون کو اسکی حقیقت معلوم

ہوجاویگی۔

اس آیت مین آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم ہوا ہے کہ لوگون کو یہ سمجھا دین

کہ مین تمسے تبلیغ رسالت کا معاوضہ نہین مانگتا ہون اور نہ مین اپنی بڑائی جتلانے

کے لیے تصنع اور بناوٹ کرتا ہون جس سے تمکو میری نسبت جھوٹ کہنے کا اشتباہ

ہو کیونکہ تصنع اور بناوٹ کی صفت ہی ایسی ہے کہ اُسکو آدمی تھوڑے ہی تجربہ سے دریافت

کر لے سکتا ہے اور تم لوگ مجھکو ابتدا سے بخوبی جانتے ہو اور کسی وقت مجھپر یہ الزام عائد

نہین کیا ہے۔ مین تو خدا کی طرف سے اس قرآن کو سناتا ہون جس مین تمہارے لیے

نصیحت ہی نصیحت ہے اور اس سے مقصود تمہاری ہی بہی خواہی ہے۔ اگر تم اب اس کو

نہ بھی مانوگے تو موت کے بعد اسکی صداقت تمکو بالضرور معلوم ہوجاویگی لیکن اس وقت کی تصدیق تمہارے لیے سود مند نہ ہوگی۔

چنانچہ زندگی ہی مین اللہ کے کلام سے ہدایت پانے کے فوائد اور اُسکے انکار کے جو برُے نتائج بعد موت کے پیش آوینگے اور وہان جو حسرت وندامت ہوگی اُسکی خبر سورہ زمر مین اسطرح دیگئی ہے۔ وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ○ أَنْ تَقُولَ نَفْسٌ يَا حَسْرَتَىٰ عَلَىٰ مَا فَرَّطْتُ فِي جَنْبِ اللَّهِ وَإِنْ كُنْتُ لَمِنَ السَّاخِرِينَ ○ أَوْ تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ أَوْ تَقُولَ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ○ بَلَىٰ قَدْ جَاءَتْكَ آيَاتِي فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ ○ ترجمہ۔ اور تمہارے پروردگار کی طرف سے جو اچھی اچھی نصیحت کی باتین تمپر نازل ہوئی ہین اُنپر چلو مگر اس سے پہلے کہ یکایک تمپر عذاب آ نازل ہو اور تمکو اُسکے آنے کی خبر بھی نہ ہو۔ کہین ایسا نہ ہو کہ آخرکار تم سے کوئی کہنے لگے کہ ای افسوس میری اُس کوتاہی پر جو مین نے پاس خدا ملحوظ رکھنے مین کی اور مین تو ان باتون پر ہنستا ہی رہا۔ یا لگے کہنے کہ اگر خدا مجھہ کو نیک ہدایت دیتا تو مین بھی پرہیزگارون مین سے ہوتا۔ یا جب عذاب سامنے آموجود ہوا اُسکو دیکھہ کر لگے کہنے کہ ای کاش مجھکو دنیا مین پھر لوٹ جانا نصیب ہو تو مین بھی نیک بنکر نیکون کے زمرے مین ہون۔ اُسوقت خدا اُس سے فرمائیگا ہان ہان ہمارے احکام تجھہ کو پہونچے اور

تو نے اُنکو جھٹلایا اور اکڑ بیٹھا اور منکروں میں سے ایک منکر تو بھی تھا۔

ان آیات میں خدا کے اوامر پر عمل کرنے اور اسکی نواہی سے بچنے کی تاکید کیگئی ہے اور یہ جتلایا گیا ہے کہ دنیا کی زندگی میں لوگ اسکے فرمانبردار بندے ہو جائیں ورنہ جب یکایک موت کا عذاب آنازل ہوگا تو موقع ہاتھ سے جاتا رہیگا۔ اُس وقت انسان کو سوا اس کہنے کے کوئی چارہ نہوگا کہ ہای افسوس میں نے خدا کی طاعت میں کوتاہی کی اگر خدا مجھکو ہدایت کرتا تو کیا اچھا تھا میں بھی آج پرہیزگار بندوں میں شامل ہوتا یا یہ آرزو کرنے لگے گا کہ دنیا میں لوٹ کر جانا نصیب ہوتا کہ وہ نیک افعال کرے۔ اسوقت یہ حسرت و ندامت اُسکو کچھہ کام نہیں دیگی اور اُسکا کوئی عذر مسموع نہ ہوگا بلکہ مسبحل شانہ کی طرف سے جواب ملیگا کہ ای میرے بندے اب جو تجھکو میری بندگی کا اقرار ہے یہ تیرے لیے غیر مفید ہے کیونکہ جب ہماری آیتیں تیرے پاس آئیں تو اُنکو تو نے جھٹلایا اور ازراہ کبر و نخوت تو اُنکو نہیں مانکر منکرین میں داخل ہو گیا یہ تو اُسکی سزا پانیکا مقام ہے۔

فائدہ۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ قرآن ہی سے استدلال کرکے بہت سے فرقے گمراہ ہو گیے ان آیات سے انکو پند پذیر ہونا چاہیے۔ قرآن میں سراسر ہدایت ہے جو آدمی باطل عقائد کو دور کرکے قرآن کی طرف توجہ کرے تو وہ ہرگز گمراہ نہیں ہو سکتا ورنہ خدای تعالی منکرین کو عذاب کرنیکے لیے قرآن کو حجت نہیں گردانتا۔ البتہ جو شخص آبائی تقلید کی دلدل میں پھنسا ہوا ہو اور اپنے بزرگوں کی عزت و شہرت اسی میں سمجھے کہ انکی پیروی کیجاے اور جہانتک ممکن ہو انکے اقوال و اعمال کو صحیح قرار دینے کی کوشش

کرے تو ایسا شخص قرآن سے بالضرور روگردان ہیگا اور جب وہ اس کتاب ہدایت
و رحمت کو دیکھے ہی نہین اور اُسکے مضامین پر غور نہ کرے تو اسکو اس کتاب سے کیونکر
ہدایت ہوسکتی ہے ۔ اسلام مین اختلاف واقع ہونے اور بہت سے فرقے حق کے خلاف
ہوجانے کی اصل وجہ یہی ہے ۔

جو لوگ دنیا کی زندگی مین منہمک ہوکر دین سے غافل ہوجاتے ہین اور اُنکے نفس پر
رجوع الی اللہ سخت گران گزرتا ہے جسکی وجہ سے وہ شخص اپنی برائت کے لیے دین کا انکار
کیا کرتے ہین انکی تنبیہ سورۂ اعراف کے ایک مقام مین اسطرح کی گئی ہے اَلَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا
دِیْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا فَالْیَوْمَ نَنْسٰهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ یَوْمِهِمْ
هٰذَا وَمَا كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ ○ وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى
عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ○ هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِیْلَهٗ یَوْمَ یَاْتِیْ
تَاْوِیْلُهٗ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ فَهَلْ
لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَیَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَیْرَ الَّذِیْ كُنَّا نَعْمَلُ ○ قَدْ خَسِرُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ○ ترجمہ جن لوگون نے اپنے دین
کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا تھا اور دنیا کی زندگی ان کو دھوکے مین ڈالے ہوے تھی
تو آج قیامت کے دن ہم اُنکو قصدًا بھلا دینگے جیسا کہ یہ لوگ دنیا مین اپنے اس دن کے
پیش آنے کو بھولے اور ہماری آیتون کا انکار کرتے رہے ۔ اور ہم نے تو انکو قرآن
بھی پہونچا دیا اور سمجھہ بوجھکر اس مین ہر طرح کی تفصیل بھی کردی کہ وہ ایمان والے لوگون

کے حق مین ہدایت اور رحمت ہے۔ جو وعدہ یا وعید اس کتاب مین ہے کیا یہہ لوگ اُسکے
وقوع ہی کے منتظر ہین سو جس دن اسکا وقوع ہوگا تو جو لوگ اُسکو پہلے سے بہولے
بیٹھے تھے وہ اقرار کرلین گے کہ بیشک ہمارے پروردگار کے پیغمبر حق بات لیکر
آئے تھے تو اُسوقت انکو اسکی جستجو ہوگی کہ کیا ہمارے کوئی سفارشی بھی ہین کہ آج ہماری
سفارش کرین یا ہمکو دنیا مین لوٹا دیا جاوے تو جیسے عمل ہم پہلے کیا کرتے تھے اُنکے
خلاف دیندارانہ عمل کرین۔ بیشک ان لوگون نے آپ اپنا نقصان کیا اور یہ جو افترا
پردازیان کیا کرتے تھے وہ ان سے سب گئی گزری ہوگئین۔

ان آیات مین یہ بیان ہے کہ جو لوگ حیات دنیا پہ مغرور ہین اور دین کا استہزا کیا کرتے
ہین اُنکو اللہ جل شانہ اپنی رحمت سے اوسدن محروم کردیگا جبکہ سب لوگ اُسکے حضور مین حاضر کیے
جاوینگے کیونکہ ان لوگون نے قیامت کے دن کو بالکل فراموش کررکھا تھا اور اس اپنی
فراموشی کو دفع کرنیکے لیے جبکہ خدا کی آیتین آئین تو اُنکو بھی جھٹلایا۔ اسکے بعد ارشاد ہوا ہے
کہ ہمنے چونکہ اپنے کمال علم سے مفصل کتاب نازل کی ہے اور اس سے مومنین کو ہدایت و
رحمت نصیب ہوچکی تو کوئی وجہہ نہین کہ انسانون کا ہی ایک دوسرا گروہ اس سے انکار
کرے اور انکے اس انکار کی سزا نہ دیجاوے کیونکہ یہ انکار محض تعصب اور شرارت پر محمول
ہوگا۔ پھر ارشاد ہوا ہے کہ شاید یہ لوگ عذاب موت کے منتظر ہین لیکن یہ یاد رہے کہ جس
وقت عذاب نازل ہوگا یا قیامت برپا ہوگی تو جو لوگ اسکو بہولے ہوے تھے خودبخود انبیاء
کی سچائی کا اقرار کرنے لگین گے اور اُنکی دعوت کو قبول نہ کرنے پر کف افسوس ملین گے

اُس وقت انکو یہ تلاش ہوگی کہ کوئی انکا سفارشی بنکر خدا کے عذاب سے بچاوے یا ممکن ہو
تو انکو دنیا مین دوبارہ جانا نصیب ہوتا کہ گزشتہ برے اعمال کے عوض اچھے عمل کر آئین
آخر مین ارشاد ہوا ہے کہ یہ انکی آرزو ہی آرزو ہوگی نہ تو انکو کوئی سفارش کرنیوالا ملیگا
اور نہ انہین دنیا مین واپس جانیکا موقع دیا جاویگا بلکہ ان کے برے اعمال کی پاداش مین
وہ عذاب مین مبتلا ہو جاوین گے۔

جو مشرکین اللہ کی آیتون اور رسول کی تکذیب کر رہے تھے انکو موت کے بعد عذاب
ہونے اور قیامت کے برپا ہونے سے بہی انکار تہا اور اس انکار پر اصرار کے ساتہہ وہ اپنے
دلون کو تسکین دینے کے لیے اقسام کی حجتین نکالا کرتے تھے چنانچہ سورہ سبا مین
انکا ایک قول نقل کر کے اسکی تردید کی گئی ہے وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ
عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝ اَفْتَرٰى عَلَى
اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ
الْبَعِيْدِ ۝ اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ
اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝ ترجمہ۔ اور جو لوگ منکر ہین وہ ایک دوسرے سے
تمہاری ہنسی اڑانے کے لیے کہتے ہین کہ کہو تو ہم تمکو ایسا آدمی بتائین جو تمکو اس عجیب
بات کی خبر دیگا کہ جب تم مرنے پیچہے ٹکڑا پارہ ریزہ ریزہ ہو جاوگے تو ایکبار ضرور تمکو نئے جنم
مین آنا ہوگا۔ کیا اس شخص نے خدا پر جہوٹ باندہا ہے یا اسکو کسی طرح کا جنون ہے

سو نہ تو بہتان باندہا ہے اور نہ جنون ہے بلکہ جو لوگ آخرت کا یقین نہین رکہتے کمبختی
کی مصیبت اور پرلے درجے کی گمراہی مین مبتلا ہین - تو کیا ان لوگون نے آسمان و زمین
کی طرف جو انکو انکے آگے اور انکے پیچہے یعنی سب طرف سے گہیرے ہوے ہین نظر
نہین کی کہ ہم چاہین تو انکو زمین مین دہنسا دین یا ان پر آسمان کے ٹکڑے گرا دین -
ہر ایک بندہ جو خدا کی طرف رجوع رکہتا ہی اُسکے لیے تو اسمین بڑی عبرت ہے -

ان آیات مین منکرین قیامت کا قول نقل کیا گیا ہے جو وہ اپنے زعم باطل مین آنحضرت
علیہ الصلوۃ والسلام کی ہنسی اوڑانے کے لیے کہا کرتے تہے کہ اس شخص کو دیکہو جو ایک
عجیب و غریب بات کی خبر دے رہا ہے کہ آدمی کو مر کر خاک مین ملجانے کے بعد اسکی مکرر
زندگی ہوگی - یا تو یہ خدا پر تہمت ہے یا اس شخص کا دیوانہ پن ہے - اللہ جل شانہ نے
اس احمقانہ اعتراض کے جواب مین ارشاد فرمایا ہے کہ ہمارا رسول نہ تو ہمپر جہوٹ کہتا ہے
اور نہ اسکو کسی طرح کا جنون ہے بلکہ تم لوگ قیامت کا جو انکار کر رہے ہو یہ تمہاری کمبختی
ہے کیونکہ اگر اقرار کروگے تو اسکے لیے سامان مہیا کروگے اور تمہارا بے سر و سامانی کی حالت
مین ہمارے حضور مین حاضر ہونا تمہاری بدبختی کا باعث ہوگا اور تم عذاب مین مبتلا ہو جاوگے
باقی رہا یہ امر کہ مر کر مٹی مین مل جانے کے بعد تمکو دوبارہ زندہ کرنا یہ تو کوئی دشوار بات نہین
ہے تمہاری خلقت ابتدائی ہی مین ہمین کونسی مشکل پیش آئی جو مکرر زندہ کرنا ہمارے لیے
محال خیال کیا جاوے - ہمنے ایسے بڑے آسمان اور زمین کو جو تمکو گہیرے ہوے ہین
بنایا ہے اور تم ہمارے بس مین اسقدر ہو کہ چاہین تو زلزلہ سے زمین مین دہنسا دین یا آسمان

سے بجلی وغیرہ گراکر تمکو ہلاک کردین۔ اور ہماری اس قدرت کو یہی لوگ بخوبی سمجھتے ہین جنکو ہماری طرف رجوع ہے۔ تم لوگون نے ان سب نشانیون کو دیکھنے پر بھی غفلت اختیار کی ہے جسکی سزا انکو بالضرور بھگتنی ہوگی۔

قیامت کے برپا ہونیکے متعلق قرآن شریف کے اکثر مقامات مین یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس واقعۂ عظیم کا ایک وقت مقرر ہے جسکے پہلے اسکا وقوع ہو نہین سکتا کیونکہ جبتک یہی آسمان و زمین ہے یہی آفتاب و مہتاب ہے یہی ہوا اور پانی ہے جس سے مین مختلف چیزین پرورش پاتی ہین اور جن مین بعض انسان کی غذا ہین اور بعض اسکی دیگر ضرورتون کو دفع کرتی ہین اور جبتک ان چیزون سے لوگ خواہ خدا کے فرمانبردار ہون یا نافرمان برابر منتفع ہو رہے ہین تو یہ ممکن نہین کہ ان سبکی ہستی کے عالم مین قیامت برپا ہو جاے بلکہ ان چیزون کا نیست و نابود ہونا ضرور ہے تاکہ وہ دن قائم ہو اور ہر شخص کو اسکے اعمال کے موافق بدلہ دیا جاے چنانچہ سورۂ فرقان کے ایک مقام مین اسکا ذکر اسطرح ہے۔

وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلَائِكَةُ تَنْزِيلًا ۝ الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ لِلرَّحْمَٰنِ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكَافِرِينَ عَسِيرًا ۝ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا ۝ يَا وَيْلَتَىٰ لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا ۝ لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ خَذُولًا ۝ وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ

وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ○ ترجمہ - اور جس دن آسمان ایک بدلی پر سے
پھٹ جاویگا اور وہ بدلی اُسکے اندر سے نمودار ہو گی اور اسی بدلی مین فرشتے جوق
جوق اُتارے جائینگے اُس دن حقیقی سلطنت خدای رحمن ہی کی ہو گی اور وہ دن کافرون
پر بڑا سخت ہوگا - اور جس روز نافرمان آدمی مارے افسوس کے اپنے ہاتھ کاٹیگا
اور کہیگا ای کاش مین رسول کے ساتھ دین کے رستے لگ لیتا - ہای میری کمبختی کاش
مین فلان شخص کو دوست نہ بناتا اسنے تو نصیحت کے آئے پیچھے ہی مجھے اس سے
بہکا دیا اور شیطان کا تو قاعدہ ہے کہ وقت پڑے پر انسان کو چھوڑکر الگ ہو جاتا ہے
اور اُس وقت پیغمبر خدا کی جناب مین عرض کرینگے کہ ای میرے پروردگار میری قوم نے اس قرآن کو
بکواس سمجھا - اور ای پیغمبر جس طرح تمہارے زمانہ کے کافر تمہارے دشمن ہین اسی طرح
ہم گنہگارون کو ہر ایک نبی کا دشمن بناتے آئے ہین اور لوگون کی ہدایت دینے کو اور
پیغمبرون کی مدد کرنے کو تمہارا پروردگار بس ہے -

ان آیات مین اُس حادثہ عظیم کا ذکر ہے جسکی خبر جمیع انبیا نے دی ہے اور جس سے
سوای مشرکین کے کسی اہل کتاب کو انکار کرنیکی مجال نہین ہے گو یہ لوگ اپنے اعمال سے
اسکی تصدیق نہین کرتے ہین - اس دن موجودہ زمین و آسمان فنا ہو جائینگے ملائک جوق
جوق نازل ہونگے مُردے زندہ ہو جاوینگے خدا کی حقیقی سلطنت اور بادشاہت جو آب
غافلون کی نظر سے محجوب ہے سب پر ظاہر ہو جاویگی اور یہ دن چونکہ لوگون کے اعمال
کی جزا و سزا کا دن ہوگا اسلیے دنیا مین جن لوگون نے حق کا انکار کر کے کجروی اختیار

کی تہی اُنکے لیے نہایت ہی سخت دن ہوگا۔ اُس دن ظالم لوگ اپنے ہاتہون کو مارے تاسف کے کاٹنے لگین گے اور یہ کہین گے کہ واحسرتا ہمنے رسول کی اتباع نہین کی واسفا ہم نے فلان شخص کو اپنا دوست بنایا جسنے ہمین کتاب ہدایت کے موجود ہوتے پر گمراہ کردیا اس وقت شیطان جو لوگون کو کسی کسی ذریعہ سے حق سے بہکاتا رہتا ہے انسان کی اس رسوائی اور فضیحت کو دیکھکر الگ ہوجاویگا اور آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام تاسف اور ہمدردی سے دربار خداوندی مین عرض کرینگے کہ پروردگار ان لوگون نے قرآن کو لغو اور مہمل چیز سمجہہ رکہا تہا اگر اس سے فائدہ اُٹہاے ہوتے تو آج انکی یہ حالت نہ ہوتی۔ ان واقعات کی جو قیامت مین پیش آوینگے تنبیہاً خبر دیکر اللہ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے کہ ہر زمانہ مین نافرمان لوگون نے انبیاء کی عداوت و مخالفت پر کمر باندہی تہی اور اے پیغمبر اب تمہارے ساتہہ یہی سلوک ہو رہا ہے اس سے تم رنجیدہ خاطر نہ ہو خداتعالیٰ کی ہدایت و نصرت تمہارے اور تمہارے تابعون کے لیے کافی ووافی ہے۔

فائدہ ۔ اسلام مین جو لوگ ملائک کے وجود سے انکار کرتے ہین اور اسطرح بات بنائی ہے کہ قرآن مین جہان کہین ملائک کا ذکر ہے وہ حکایتاً عن الیہود ہے جنکی کتابون مین ایسی کہانیان داخل ہوگئین تہین۔ انکی غلطی اس آیت سے ظاہر ہو رہی ہے کیونکہ خود خداوند تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ قیامت کے دن ملائک کا نزول ہوگا اور یہ مقام ایسا ہے کہ حکایتاً عن الیہود کا عذر درست نہین ہوسکتا۔ اگر یہود کا یہ غلط خیال تہا تو قرآن مین اسکی تصدیق کے عوض مثل دیگر غلط خیالات کے تکذیب ضرور تہی۔

سورہ حجر کے شروع مین بہی یہی قیامت کے دن قرآن کے منکرین کیسی کیسی بے سود آرزو کرینگے اسکو بیان کرکے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تسلی دیگئی ہے اور اگلے انبیاء کے منکرین کے اعمال اور انکی عاقبت کا ذکر کرکے یہ سمجہایا گیا ہے کہ کفار مکہ جو اعتراض کیا کرتے ہین وہ کچہہ نئے نہین ہین بلکہ ہر زمانہ مین دعوت الی الحق کی مخالفت شریر لوگون نے کی ہے اور انہین اسکی سزا بہی وقت مقررہ پر مل چکی پس یہی حال ان اشرار کا بہی ہوگا چنانچہ ارشاد ہوا ہے۔ رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ ذَرْهُمْ یَاْکُلُوْا وَیَتَمَتَّعُوْا وَیُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ○ وَمَا اَهْلَکْنَا مِنْ قَرْیَةٍ اِلَّا وَلَهَا کِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ○ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا یَسْتَاْخِرُوْنَ ○ وَقَالُوْا یٰاَیُّهَا الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَیْهِ الذِّکْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ○ لَوْمَا تَاْتِیْنَا بِالْمَلٰٓئِکَةِ اِنْ کُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ○ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِکَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا کَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِیْنَ

ترجمہ ایک دن ہوگا کہ کافر بہتیرے ہی ارمان کرینگے کہ ای کاش ہم بہی مسلمان ہوتے تو ای پیغمبر انکو ان ہی کے حال پر رہنے دو کہ کہائین پئین اور دنیا کے چند روزہ فائدے اٹہائین اور توقعات بیجا انکو غافل کیے رہین پہر آخر قیامت مین تو انکو معلوم ہی ہوجائیگا اور ہمنے کبہی کوئی بستی غارت نہین کی مگر اسکی تباہی کے لیے ایک میعاد مقرر پہلے سے لکہی ہوئی موجود تہی۔ کوئی امت اپنے وقت سے نہ آگے بڑہ سکتی ہے اور نہ پیچہے ہٹ سکتی ہے۔ اور ای پیغمبر کفار مکہ تم سے اسطرح پر خطاب کرکے کہتے ہین کہ ای شخص جسکے ذہن مین یہ خبط سمایا ہے کہ اسپر خدا کے ہان سے قرآن نازل ہوا ہے تو تو دیوانہ ہے اگر تو اپنے

دعوی مین سچا ہی تو فرشتونکو ہمارے سامنے کیون نہین لا کہڑا کرتا سو ہم فرشتون کو نہین
بہیجا کرتے ہین مگر فیصلے کے لیے اور جب فرشتے نازل ہون تو پہر انکو مہلت بہی نہ ملے
ان آیات مین قیامت کے دن نابجان پیغمبر علیہ الصلوۃ و السلام کا خوش حال اور سرخرو
ہونا اور آپ کے مخالفین کا انکی حالت کو دیکہہ کر یہہ آرزو کرنا کہ ای کاش ہم بہی مسلمان ہوتے
بیان کرکے رسول علیہ الصلوۃ و السلام کو سمجہایا گیا ہے کہ دنیا کی زندگی چندروزہ ہے
یہ کفار اپنے عیش و آرام اور بیجا توقعات مین مست ہین اور گو دن بدن موت نزدیک ہوتی رہی
ہے لیکن یہ مطلق خیال نہین کرتے بلکہ جو شخص انکو اس نشۂ غفلت سے ہشیار کرنا چاہتا ہے
اسی کو برا بہلا کہتے ہین چنانچہ تمہاری نسبت بہی باوجود تمہاری خیر خواہی کے اقسام کی
گستاخیان کرتے ہین اور کہتے ہین کہ تمکو خبط سمایا ہے اور جنون ہے جو اسد کی طرف
سے قرآن نازل ہونے کا دعوی کرتے ہو اور پہر تمکو جہٹلانے کے لیے بیجا فرمائشین
کیا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اگر سچے رسول ہو تو ہم پر فرشتون کو لا نازل کرو حالانکہ خود
دیوانے ہین اور اسقدر نہین سمجہتے کہ جب فرشتے نازل ہو جائین تو تمہارے اور انکے
درمیان فیصلہ ہی کردیا جاویگا اور اسوقت انکو ایمان لانے اور عمل کرنیکی مہلت ہی نہین
ملیگی - ساتہہ ہی آنحضرت علیہ الصلوۃ و السلام کو یہ بہی ارشاد ہوا ہے کہ ان ناعاقبت اندیش
لوگون کی بیہودہ باتون کا خیال نہ کرین یہ اپنے نشۂ غفلت مین مست ہین جب انکی بدکرداریان
پوری ہو جاوینگی تو انکی ہلاکت کا وقت آموجود ہوگا پہر تو یہ اسکو ٹال نہین سکینگے اور یہی
مآل اگلے انبیا کے مکذبین کا بہی ہوا ہے جنکے عبرتناک قصص سارے جہان مین مشہور ہین

قرآن شریف کی ان آیات تخویف و ترہیب کو سنکر طالبانِ حق آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کی تصدیق کرتے جاتے تھے اور آہستہ آہستہ کلمۃ اللہ بلند ہو رہا تھا لیکن اس سے شریر اور بدنفس لوگوں کے سینوں میں حسد کی آگ بھڑکتی جاتی تھی اور انکے تکبر نے نہیں فقط اطاعت رسول سے ہی باز نہیں رکھا تھا بلکہ ان کو اس شرارت پر آمادہ کر دیا تھا کہ ہر روز ایک مہمل اعتراض دل سے گھڑکر پیش کریں اور جب اسکا جواب مل جاوے تو ایک دوسری شق نکالا کرتے تھے۔ ان حرکات سے معاندین مخالفین کا مقصود تحقیق حق نہیں بلکہ محض شرارت اور دوسروں کے دلوں میں شک پیدا کر کے انکو بھی سیدھی راہ سے بھٹکانا تھا تا کہ لوگوں میں یہ کہنے کی گنجایش ملے کہ ہمارے ساتھہ بھی ایک بڑی جماعت ہے لیکن اللہ جل شانہ کی تائید سے اسکا اثر الٹا ہو رہا تھا کیونکہ جب کبھی ان کے نامعقول اعتراضات کی تردید کے متعلق آیتیں نازل ہوتی تھیں تو انکی جماعت میں کثرت کے عوض روز بروز قلت ہوتی جاتی تھی اور حق کو دن بدن غلبہ ہو رہا تھا چنانچہ سورہ بنی اسرائیل کی ان آیات سے اسکی تفصیل معلوم ہوتی ہے۔ وَقَالُوا لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنبُوعًا ۝ أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ خِلَالَهَا تَفْجِيرًا ۝ أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا أَوْ تَأْتِيَ بِاللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ قَبِيلًا ۝ أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِّن زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَىٰ فِي السَّمَاءِ وَلَن نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتَّىٰ تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَّقْرَؤُهُ ۗ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا ۝ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَن يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ إِلَّا أَن قَالُوا أَبَعَثَ اللَّهُ بَشَرًا رَّسُولًا ۝ قُل لَّوْ

كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ○ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا

ترجمہ - اور اے پیغمبر کفار مکہ تمسے کہتے ہین کہ ہم تو اسوقت تک تمپر ایمان لانیوالے ہین نہین کہ یا تو ہمارے لیئے زمین سے کوئی چشمہ بہا نکالو یا کھجورون اور انگورون کا تمہارا کوئی باغ ہو اور اُسکے بیچ بیچ مین تم بہت سی نہرین جاری کر دکھاؤ یا جیسا تم کہا کرتے تھے آسمان کے ٹکڑے ہمپر لا گراؤ یا خدا اور فرشتون کو ہمارے سامنے لا کھڑا کرو یا رہنے کے لیئے کوئی تمہارا سنہرا گھر ہو یا تم آسمان مین چڑہ جاؤ اور جبتک تم ہمپر خدا کے ہان سے ایک کتاب اُتار کر نہ لاؤ کہ ہم اسکو آپ پڑہ بھی لین تب تک ہم تمہارے آسمان پر چڑہنے کو بھی باور کرنے والے نہین - اے پیغمبر ان لوگون سے کہو سبحان اللہ مین کیا چیز ہون بھی ایک بندہ بشر خدا کا بھیجا ہوا اور بس - اور جب لوگون کے پاس خدا کی طرف سے ہدایت آچکی تو انکو ایمان لانے سے اسکے سوا کوئی بات مانع نہین ہوی کہ لگے کہنے کیا خدا نے آدمی کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے اے پیغمبر تم ان لوگون کو جواب دو کہ زمین مین اگر فرشتے بستے ہوتے کہ روئے زمین پر اطمینان سے چلتے پھرتے تو ہم فرشتے ہی کو آسمان سے پیغمبر بنا کر انکے پاس بھیجتے - اے پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ میرے اور تمہارے درمیان مین خدا ہی گواہ بس ہے اور وہ اپنے بندون کے حال سے واقف اور اُنکی کردار کو دیکھ رہا ہے

ان آیات مین کفار مکہ کی اُن شرارتون کا ذکر ہے جو وہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام سے آئے دن کیا کرتے تھے - چونکہ انکا مقصود حق بات کا دریافت کرنا نہین تھا بلکہ

جا بیجا اعتراض کر بیٹھتا انھون نے یہ بھی ایک طریقہ اختیار کیا تھا کہ پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام
سے اقسام کی فرمایشین کرین اور ایمان کو ان فرمایشون کی تکمیل پر موقوف کہین
چنانچہ انھون نے ایک وقت ان چند فرمایشون کو پیش کیا۔ اول یہ کہ عرب مین پانی
کی تو قلت ہے ایک چشمہ زمین سے بہا نکالدو۔ دوم یہ کہ کھجور اور انگور کا ایک باغ اپنے
ہی لیے پیدا کر دو اور اس مین کثرت سے نہرین جاری کرو۔ سوم یہ کہ خدا کے عذاب سے
جو ڈراتے ہو بھلا آسمان ہی کے ایک ٹکڑے کو ہم پر لا گرا دو۔ چہارم یہ کہ خدا کے
پیغمبر ہونے کا جو دعوی کرتے ہو اور فرشتہ وحی لاتا ہے کہتے ہو ہمین خدا اور فرشتون ہی
کو لا بتلاؤ۔ پنجم یہ کہ تم جبکہ اللہ کے رسول ہین تو تمہارا مکان ہمارے مکانون کا سا نہین
بلکہ سونے کا ہونا چاہیے۔ ششم یہ کہ اگر یہ باتین نہین ہو سکتی ہین تو خیر ہمارے روبرو آسمان
ہی پر چڑھ جاؤ اور صرف آسمان ہی پر چڑھ جانا کافی نہین بلکہ وہان سے ایک لکھی لکھائی
کتاب لیکر اترو تاکہ اسکو ہم خود پڑھ لین۔ ان تمام لغو اور مہمل فرمایشون کے جواب مین
پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کو یہی کہہ دینے کی تعلیم کیگئی کہ تم کیسے بیہودہ لوگ ہو کیا مین نے
خدائی کا دعوی کیا تھا جو تم مجھہ سے ایسی فرمایشین کرتے ہو مین تو انسان ہی ہون
اور اپنے ابنائے جنس کیطرف خدا کا رسول ہو کر آیا ہون تاکہ انکی اصلاح کرون۔ اسکے
بعد ارشاد ہوا ہے کہ ہمیشہ سے لوگون نے پیغمبرون کا انکار صرف اسی غلط خیال سے
کیا ہے کہ آدمی پیغمبر نہین ہو سکتا بلکہ اس خدمت پر فرشتون کا مامور ہونا ضرور ہے۔
اے پیغمبر اس غلط خیال کو تم اچھی طرح رفع کر دو کہ آدمیون کے لیے آدمی ہی کا پیغمبر ہونا

ضرور ہے اگر زمین پر انسان کے عوض فرشتے ہوتے تو پیغمبر بھی نہین کا ہمجنس ہوتا انسانون مین اگر فرشتہ بھیجا جاے تو دونون کے درمیان اُنست نہین ہو سکتی اور رسالت سے جو اصل مقصود یعنی اصلاح عباد ہے وہ فوت ہوجاویگا۔ آخر مین آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہہ کہہ دینے کا حکم ہوا ہے کہ اگلے انبیا بھی انسان ہی تھے جنکے تذکرے قرآن مین موجود ہین جو مجھہ پر نازل ہو رہا ہے اور میری سچائی کیلیے خدا کی شہادت جو اسی کتاب مین ہے کافی ہے۔ تم لوگ اسپر بھی اگر نہ مانوگے تو مین اس معاملہ کو خدا ہی پر سونپ دیتا ہون وہ تمہارے حال سے واقف اور تمہاری بدکرداریون کو دیکھہ رہا ہے اور وہی بالضرور تمکو ان اعمال کی سزا دیگا۔

زمین پر ملائک نازل ہونے اور انہین کے ذریعہ سے پیغام الٰہی پہونچنے کے متعلق کفار مکہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جھٹلانے کی غرض سے جو خواہش ظاہر کیا کرتے تھے اسکا جواب سورۂ انعام کے ایک مقام مین اسطرح دیا گیا ہے۔ وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۚ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ ترجمہ اور کافر کہتے ہین کہ اس پیغمبر پر کوئی فرشتہ کیون نہین نازل ہوا اور اگر ہم فرشتہ بھیجتے تو جھگڑا ہی چک گیا تھا اور پھر انکو کسی طرح کی مہلت بھی نہ ملتی اور اگر ہم رسول کا مددگار کسی فرشتے کو بناتے تو بھی اسکو آدمی ہی بناتے کیونکہ ان مین فرشتون کو دیکھنے کی

صلاحیت ہی نہین ہے اور جو شبہے یہ لوگ اب کر رہے ہین وہی شبہے اسوقت بہی
ہم انکے دلون پر طاری کر دیتے۔ اور ای پیغمبر تم سے پہلے بہی پیغمبرون کی ہنسی اُڑائی
جا چکی ہے تو جن لوگون نے پیغمبرون سے ہنسی کی تو وہ عذاب جسکی ہنسی اُڑاتے تھے
آخر انپر آنازل ہوا۔

ان آیات مین اس اعتراض کا جواب ہے کہ پیغمبر کی تصدیق کیلیے انکے ساتھہ ایک فرشتہ
کیون نہین آیا ہے۔ اللہ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے کہ اگر فرشتہ پیغمبر کے ساتھہ ہوتا اور
تم لوگ اُسکو دیکہہ کر بہی تکذیب کرتے تو فوراً عذاب نازل ہوجاتا اور تمکو کسی طرحکی مُہلت
نہین ملتی۔ فرشتہ کے نازل نہ کرنے مین اولاً یہ مصلحت تمہارے ہی فائدہ کے لیے
ہے اور ثانیاً تم لوگون مین فرشتہ کو دیکہنے کی صلاحیت نہین ہے اور اگر دیکہو اُسکو تو
اسکو انسان ہی کی شکل مین دیکہوسے نہ کہ اُسکی اصلی کیفیت مین پہر تو اُسوقت بہی تم اسی
قسم کے شبہات پیش کر دوگے اور کہوگے کہ یہ فرشتہ نہین ہے آخر مین آنحضرت علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی تسکین کے لیے ارشاد ہوا ہے کہ تم سے پہلے انبیاء اللہ کے ساتھہ بہی لوگون
نے ایسی ہی گستاخیان اور بے ادبیان کین اور عذاب کے جو وعدے کیے جاتے
تھے انکو چند دن تک ہنسی بنا رکہا لیکن آخرکار اللہ جل شانہ نے اُنپر عذاب موعود
کو نازل کر کے اپنے رسولون کی علانیہ تصدیق فرمادی۔

آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کفار نے یہ جو خواہش کی کہ ہمارے دیکہتے تم آسمان
پر چڑہ جاؤ اسکے متعلق سورۂ حجر کے ایک مقام مین اس طرح ارشاد ہوا ہے۔ وَلَوْ فَتَحْنَا

عَلَيْهِم بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ ○ لَقَالُوا إِنَّمَا سُكِّرَتْ أَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُورُونَ ○ ترجمہ - اور اگر ہم ان لوگون پر آسمان کا ایک دروازہ بہی کہول دین اور یہ لوگ دن دہاڑے اُس دروازہ سے آسمان پر چڑہ بہی جائین تاہم یہی کہین کہ ہو نہو ہماری آنکہین متوالی ہوگئی ہین نہین بلکہ ہم لوگون پر کسی نے جادو کردیا ہے -

اس آیت مین یہ ارشاد ہوا ہے کہ ایک دوسرے شخص کا آسمان پر چڑہ جانا اور انکا اسکو صرف دیکہ لینا کیا معنی اگر خود انکے لیے آسمان کا دروازہ کہول دیا جاوے اور وہ اس راستہ سے آسمان پر چڑہ بہی لین تو انکی شرارت اسی کی مقتضی ہے کہ کہنے لگین کہ ہم پر نشہ طاری ہوا ہے یا کسی نے جادو کردیا ہے جو ہمین اپنا آسمان پر چڑہنا دکہائی دے رہا ہے -

آسمان سے لکہی لکہائی کتاب نازل ہونے کے لیے کفار کی طرف سے جو فرمایش کی گئی تہی اُسکا جواب سورۂ انعام کے ایک مقام مین اسطرح دیا گیا ہے - وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فِي قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ لَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ○ ترجمہ - اور اے پیغمبر اگر ہم کاغذ پر لکہی لکہائی کتاب بہی تم پر اُتارتے اور یہ لوگ اُسکو اپنے ہاتہون سے چہو بہی لیتے تاہم جو لوگ منکر ہین یہی کہتے کہ یہ تو اور کچہہ نہین بس صریح جادو ہے -

اس آیت مین بہی پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کو اطمینان دلایا گیا ہے کہ یہ لوگ جو فرمایش کیا کرتے ہین انکا مقصود اپنی فرمایشون کی پورے ہونے پر حق کو قبول کرنا نہین ہے انکی فرمایش تو صرف لکہی لکہائی کتاب دیکہنے کی ہے اگر ایسی کتاب دیکہ بہی لین تو نظربندی

کا شبہہ دفع ہونے کے لیے اسکو لمس بھی کرین یعنی قوت باصرہ و قوت لامسہ ہر دو سے اسکی حقیقت کو دریافت کرلین تو اُسوقت بھی یہی کہینگے کہ یہ بھی ایک جادو ہے۔ اسدان کے دلون کی حالت سے بخوبی واقف ہے انکی غرض تو صرف شرارت کرنی اور شبہات پیدا کرکے لوگون کو راہ راست سے بہکانا ہے۔ انکی مخالفت تمہارے ساتھہ اس درجہ بڑہی ہوی ہے کہ جب کبھی قرآن کی کوئی آیت نازل ہوتی ہے اور اس مین رسول کی تصدیق کی جاتی ہے تو یہ ازراہ عناد کہہ بیٹھتے ہین کہ ہم ہی رسول ہو جاوین تو اُسوقت مانین گے چنانچہ سورہ انعام ہی کے ایک مقام مین اسطرح ارشاد ہوا ہے۔ وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِىَ رُسُلُ اللّٰهِ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ○ ترجمہ۔ اور جب انکے پاس کوئی آیت قرآنی آتی ہے تو کہتے ہین جیسی نبوت پیغمبران خدا کو دیگئی ہے جبتک اسی طرح کی نبوت ہمکو نہ دی جایے ہم تو ایمان لانیوالے ہین نہین۔ سو خدا جس جگہہ اپنی پیغمبری کی امانت سپرد کرتا ہے وہ اس جگہہ کے محفوظ اور قابل اطمینان ہونے کو بھی خوب جانتا ہے۔ جو لوگ جرم خود پسندی کے مرتکب ہین عنقریب اُنکو اُنکی فتنہ انگیزیون کے بدلے خدا کے ہان چلکر ذلت اور بڑی سخت مار پہونچنے والی ہے۔

ان آیات مین بھی منکرین کا قبول حق کے لیے خود رسالت کے متمنی ہونا بیان کرکے یہ ارشاد ہوا ہے کہ خدا کو بخوبی معلوم ہے کہ کون شخص عہدہ جلیلہ نبوت کے لائق ہے اور

کون لائق نہین ہے۔ نالائق لوگ بوجہ خود پسندی اپنے کفر و انکار کی برائی کو چھپانے کے لیے ایسی بیجا آرزو جو ظاہر کرتے ہین اس سے انکا مقصود فتنہ انگیزی ہے جسکی سزا مین یہ بالضرور خدا کے ہان جلکر نہایت ذلت کے عذاب مین مبتلا ہونگے۔

آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منکرین و مخالفین کی ان متعدد فرمایشون کے منجملہ ایک فرمایش بہی قبول نہ کرنیکی نہایت معقول وجہ سورہ مومنون کے ایک مقام مین اس طرح بیان کی گئی ہے۔ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَ مَنْ فِيهِنَّ ط بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُعْرِضُوْنَ ○ اَمْ تَسْئَلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ○ وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ

ترجمہ۔ اور اگر حق انکی خواہشون کے مطابق ہوا کرتا تو آسمان و زمین اور جو کچھہ ان مین ہے ان سبکا انتظام کبہی کا درہم برہم ہوگیا ہوتا۔ بلکہ حقیقت الحال تو یہ ہے کہ ہم نے انکو انہی کے حالات لا کر سنا دیے اب یہ اپنے حالات کے سننے سے گریز کرتے ہین۔ یا ای پیغمبر تم ان سے تبلیغ رسالت کی کچھہ اجرت مانگتے ہو تو تمہارے پروردگار کی دین انکی اجرتون سے کہین بہتر ہے اور خدا سب روزی دینے والون سے بہتر روزی دینے والا ہے۔ اور ای پیغمبر تم انکو سیدہے رستے کی طرف بلاتے ہو۔ اور جن لوگونکو آخرت کا یقین نہین وہی سیدہے رستے سے ہٹے ہوے ہین۔

ان آیات مین یہ ارشاد ہوا ہے کہ لوگون کو حق کی پیروی کرنی چاہیے نہ کہ اسکی بالعکس

معاملہ ہو - یہ چاہتے ہین کہ آج رسول فلان کام کر دکھائین اور کل انکی کوئی فرمایش پوری
کر دین یہہ تو غیر ممکن ہے کیونکہ رسول تو خدا کی طرف سے انکی ہدایت پر مامور ہین اور
اگر خدا ہی تعالی انکی خواہشات کا تابع ہو جاوے تو اسکا خلاق و محافظ اور نگہبان عالم
ہونا باطل ہو جاویگا اور آسمان و زمین کا سارا انتظام بگڑ جاویگا - اسکے بعد اللہ جل شانہ
اپنے رسول سے فرماتا ہے کہ ان مفسدونکی شرارت کی اصل وجہہ یہہ ہے کہ ہم نے تمہارے
ذریعہ سے انکے عیوب کو ظاہر کرکے انکو نصیحت کی اور قاعدہ ہے کہ انسان کو حق بات
تلخ معلوم ہوتی ہے پس یہ لوگ اپنے عیوب کو سُننے سے گریز کرتے ہین اور اس لیے
اقسام کے حیلے نکال کھڑے کرتے ہین حالانکہ جب تم اس نصیحت کا کوئی معاوضہ اُن
سے طلب نہین کرتے ہو اور اپنی روزی کے لیے تمہارا توکل اللہ پر ہے اور محض اُسی کے
دربار سے تم اجر کے امیدوار ہو تو انکو لازم تہا کہ تمہاری نصیحت کو مان لیتے - خیر انکے
انکار سے آزردہ خاطر نہ ہو خود اللہ گواہی دیتا ہے کہ تم جس رستے پر انکو بلاتے ہو وہ بالکل
سیدہا رستہ ہے اور اس مین کسی قسم کا خوف و خطر نہین ہے - اور چونکہ ان لوگون کو سرے
سے آخرت پر ایمان ہی نہین ہے اسلیے انہون نے سیدہے رستے کو چہوڑ کر گمراہی اختیار
کی ہے جس سے انہین کی ہلاکت ہوگی اور تمہارا کوئی نقصان نہین ہوگا -

چونکہ اسی قسم کے دلائل و براہین سے مشرکین اور کفار کی ذلت روز افزون ہو رہی
تہی انہون نے اس رسوائی کو دفع کرنے کی غرض سے یہ کہنا شروع کیا کہ کیا ہم ایک
مجنون شاعر کے کہنے پر اپنے معبودون کو چہوڑ بیٹہین چنانچہ اس قول کو نقل کرکے سورۂ

والصافات مین ہے اسکا جواب اس طرح دیا گیا وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُوا آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ ○ بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ ○ إِنَّكُمْ لَذَائِقُوا الْعَذَابِ الْأَلِيمِ ○ وَمَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ○ ترجمہ۔ اور اسی پیغمبر تمہارے زمانہ کے منکر کہتے ہین کہ بہلا کہین ہم اپنے معبودونکو ایک باؤلے شاعر کے کہنے سے چھوڑے دیتے ہین سو پیغمبر نہ باؤلے ہین اور نہ شاعر ہین بلکہ خدا کے ہان سے دین حق لیکر آئے ہین اور اگلے پیغمبرون کی تصدیق کرتے ہین۔ تم انکو نہین مانوگے تو ضرور عذاب دردناک کے مزے چکھوگے اور جیسے جیسے عمل کرتے رہے ہو اُن ہی کا بدلہ پاؤگے ۔

کفار نے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شاعر اور مجنون بتلا کر یہہ جو کہا کہ ایسے شخص کی بات سے ہم اپنے معبودون کو چہوڑ کر اپنا دین کیون خراب کرلین اسکا جواب ان آیات مین یہ دیا گیا ہے کہ پیغمبر نہ تو مجنون ہین اور نہ شاعر کیونکہ مجنون آدمی کی حالت تو ہر لحظہ متغیر ہوتی رہتی ہے کبہی کچہہ کہتا ہے اور کبہی کچہہ اور شاعر تو اکثر خیالی پلاؤ پکایا کرتے ہین پیغمبر تو تم سبکو ایک ہی بات یعنی خدا کی طرف بلاتے ہین جو تمہارا پروردگار ہے اور تم لوگون نے اسکے سوا جو معبود ٹھہرا رکہے ہین اُسکو غلط اور تمہاری ہلاکت کا موجب بتلا کر جو بات اگلے انبیاء نے بہی کہی تہی اُسکی تعلیم کرتے ہین جس سے ان انبیا کی بہی تصدیق ہوتی ہے پہر ایسے شخص کی نسبت تمہارا یہ الزام کہ شاعر مجنون ہے کیونکر صحیح ہوگا بلکہ اس تمہارے کفر و بہتان کی سزا مین تم ہی کو ایک نہایت دردناک عذاب کا مزہ چکھنا ہوگا کیونکہ آدمی

جو کچھہ عمل کریگا اسی کے موافق بدلہ پا دیگا۔

گندم از گندم بروید جو زجو	از مکافات عمل غافل مشو

اس اعتراض سے چونکہ لوگون کے دلون مین یہ غلط خیال پیدا ہونیکا اندیشہ تہا کہ قرآن کو خود پیغمبر اپنی طرف سے بنا لیا کرتے ہین اسلیے اسکی تردید قرآن مین جابجا کیگئی ہے چنانچہ سورہ عنکبوت کے ایک مقام مین ارشاد ہوا ہے۔ وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ یعنی ای پیغمبر قرآن سے پہلے نہ تو تم کوی کتاب ہی پڑہتے پڑہاتے تہے اور نہ تم کو اپنے ہاتہہ سے لکہنا ہی آتا تہا اگر ایسا ہوتا تو یہہ بے دین خواہی نخواہی شبہہ کرتے کہ تم اگلی کتابون کو پڑہ پڑہا کر انہین کے مضامین کو اپنی زبان مین کچہہ تغیر و تبدل کے ساتہہ بیان کر رہے ہو۔ گو اس شبہہ کو دفع کرنیکے لیے پیغمبر علیہ الصلوۃ و السلام کا امی ہونا قرآن مجید کے متعدد مقامات مین بیان ہوا ہے اور اسی زمانہ کے کفار کا اسکی تردید نہ کرنا اس امر کے واقعی ہونیکی ایک دلیل بین ہے لیکن پہر بہی مخالفین نے اس شبہہ کو ظاہر کر دینے مین تامل نہین کیا اور بلا دلیل یہ کہہ بیٹہے کہ پیغمبر خود قرآن کو بنا لیا کرتے ہین اور خدا کی طرف سے اسکے نازل ہونیکا جو دعوی کیا جاتا ہے وہ غلط ہے اسکا نہایت ہی معقول جواب سورہ یونس کے ایک مقام مین اس طرح دیا گیا ہے۔ وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ

مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ بَلْ
كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ۭ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ○ ترجمہ۔ اور یہہ قرآن اس قسم
کی کتاب نہین ہے کہ خدا کے سوا اسکو کوئی اپنی طرف سے بنا لاوے بلکہ جو کتابین اسکے
زمانۂ نزول سے پہلے موجود ہین یہ قرآن پروردگار عالم کیطرف سے انکی تصدیق ہے اور
اُن ہی کتابون کے احکام کی تفصیل ہے اور اُسکے کتاب آسمانی ہونے مین کچہہ شک
نہین۔ کیا یہ لوگ قرآن کی نسبت کہتے ہین کہ اسکو خود پیغمبر نے بنا لیا ہے تو اے پیغمبر
تم اُنسے کہو کہ اگر تم اپنے دعوے مین سچے ہو اور جیسا تم کہتے ہو مین اسکے بنا لینے پر
قادر ہون تو تم بہی اہل زبان ہو ایسی ہی ایک سورۃ تم بہی بنا لاؤ اور خدا کے سوا جس
جس کو تم سے بلا لے بن پڑے اپنی مدد کے لیے بلا لو سو یہ لوگ اس پہلو سے گریز
کرکے لگے اس چیز کو جہٹلانے جسکے سمجہنے پر ان کو دسترس نہ ہوا اور ابہی تک اسکی
تصدیق کا موقع ہی انکو پیش نہین آیا اسی طرح ان لوگون نے بہی جہٹلایا تہا جو ان سے پہلے
ہو گزرے ہین تو اے پیغمبر ان ظالمون کا کیسا برا انجام ہوا۔

ان آیات مین پہلے یہ بیان ہوا ہے کہ قرآن کی نسبت سوا خدا کے کسی انسان کی طرف
ہو نہین سکتی کیونکہ اسمین تو وہی باتین بیان کیگئی ہین جو پہلی کتب آسمانی مین موجود ہین بلکہ
ان مین اگر اجمال تہا تو اس مین تفصیل ہے جو اللہ جل شانہ نے اپنی مہربانی سے لوگون کے
لیے کردی ہے۔ اگر منکرین کو اسپر بہی شبہہ ہو تو ایک دوسرا طریق اسکی سچائی دریافت

کرنیکا یہہ ہے کہ پیغمبر تو اکیلے ایک طرف ہین لکھے پڑھے بھی نہین تم انکے مقابلہ مین لکھے پڑھے لوگون کی ایک بڑی جماعت کو فراہم کرلو اور اس جماعت کی تائید کے لیے جہانتک ہوسکے اور لوگون کو بھی پیدا کرو اور سب ملکر یہہ کوشش کرو کہ قرآن کی متعدد سورتون مین سے کسی ایک سورۃ ہی کے مطابق اپنی طرف سے ایک دوسری سورۃ بنا کر پیش کرین ۔ اگر یہہ تم سے ہوسکے تو تم سچے اور پیغمبر پر تمہارا الزام صحیح کیونکہ دنیا مین کوئی شاعر یا کوئی مصنف نہین گزرا ہے جسکے مختلف کلام کے ایک جزو کا مقابلہ بھی باوجود اسکی تحدی کے اس سے زیادہ علم والے ہزارہا آدمی اتفاق کرکے کامیابی کے ساتھہ نہ کرنا کیا معنی بلکہ اسی کے پایہ کے ایک دو شخص سے نہ کیا ہو اسکے بعد ارشاد ہوا ہے کہ یہ لوگ تو اس سے عاجز ہین کیونکہ مخلوق سے خالق کے کلام کا مقابلہ کیونکر ہو سکتا لیکن باوجود اسکے انکا انکار اسلئے سے ہے کہ جو باتین مرگ کے بعد کے حالات اور ابتدای آفرینش عالم سے متعلق قرآن مین بیان ہوی ہین وہ انکی سمجھہ سے باہر ہین اور ان لوگون نے بعوض اسکے کہ اپنے قصور فہم کا اعتراف کرین اور خدا کے کلام پر ایمان لاوین سرے سے اسکا انکار کیا یہ انکی سخت غلطی ہے کیونکہ جس چیز کی حقیقت انکو مرنے کے بعد معلوم ہوگی وہ اسکے قبل کسطرح معلوم ہو سکتی ہے ۔ یہہ محض اللہ کا فضل ہے کہ اسنے انسان کو آگاہ کر دینے کے لیے انبیا بھیجے اور انکی معرفت ان امور کو بیان فرما دیا تا کہ لوگ ہوشیار ہو جائین ۔ آخر مین آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کو اسطرح تسلی دی گئی ہے کہ اگلے انبیاء کو بھی اُس وقت کے لوگون نے جھٹلایا اور مکذبین انبیاء کی ہر ہر زمانہ مین جو گت ہوی اُس سے عقلمند لوگ عبرت حاصل کرتے ہین

اور جن بیوقوفون کا طرز عمل اسکے خلاف ہے انکا انجام بھی بُرا ہونیوالا ہے۔

جب مخالفین اس کلام کے معارضہ سے عاجز آگیے اور بڑے بڑے فصحا نے مان لیا کہ واقعی یہ کلام خدا کا ہے تو اس دلیل سے بھی لوگون کو اسپر ایمان لانے اور رسول کی تصدیق کرنیکے لیے کہا جاتا تھا لیکن مخالفین سے باوجود اقرار عجز یہہ بھی ایک عذر پیش کیا کہ ہمین اپنے باپ دادون کے طریقہ کی پیروی کافی ہے نیا دین اختیار کرنیکی ضرورت نہین۔ اسکا ذکر سورہ مائدہ کے ایک مقام مین اسطرح آیا ہے۔ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ قَالُوا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۚ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ ترجمہ۔ اور جب ان لوگون سے کہا جاتا ہے کہ جو قرآن اللہ نے اُتارا ہے اسکی اور رسول خدا کی طرف چلو اور وہ جو حکم دین سو مانو اسکے جواب مین کہتے کیا ہین کہ جس طریقے پر ہم نے اپنے باپ دادون کو پایا ہے وہی طریقہ ہمارے لیے بس کرتا ہے۔ کیا یہ لوگ اسی پُرانی لکیر کے فقیر رہین گے اگرچہ ان کے باپ دادے کچھہ نہ جانتے اور نہ راہ راست پر رہے ہون۔ مسلمانو تم اپنی خبر رکھو جب تم راہ راست پر ہو تو کوئی بھی گمراہ ہوا کرے اُسکا گمراہ ہونا تم کو کچھہ نقصان نہین پہونچا سکتا تم سب کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے جب اُس پاس جاوگے تو جو کچھہ دنیا مین کرتے رہے ہو اسکا نیک و بد تمکو بتادیگا۔

ان آیات مین یہ بیان ہوا ہے کہ جب مومنین کی طرف سے مشرکین کو اللہ و رسول کی اطاعت کی ترغیب دی جاتی تھی تو وہ یہ عذر پیش کیا کرتے تھے کہ ہمارے باپ دادون کا طریقہ ہمین کافی ہے ہم کیون ایک نیا دین اختیار کرین اسکی ـ ڈین ارشاد ہوا ہے کہ یہ انکا عذر نہایت نامعقول ہے کیونکہ اگر کسی کے باپ دادے جاہل اور بیوقوف ہون تو کیا جہالت اور بیوقوفی مین بھی انکی تقلید کیجاویگی ـ لوگ تو دنیا کے ناپایدار معاملات مین باپ دادونکی تقلید نہین کیا کرتے ہین اگر کسی کے باپ دادون کو دنیا پیدا کرنیکا طریقہ نہ معلوم تھا یا انکی طرز معاشرت وحشیانہ اور غیر مہذب تھی تو انکی اولاد انکے عیوب کو دریافت کرنیکے بعد اپنی طرز زندگی ہی کو بدل دیتی ہے اور بے سمجھی اور لاعلمی کا الزام انپر عائد کرنے مین کوتاہی نہین کرتی تو پھر دین مین کیون انکی تقلید ضروری خیال کیجاتی ہے ـ اصل یہہ ہے کہ منکرین کے یہ حیلے ہی حیلے ہین اور انکا مقصود اپنی غلط بات جمے رہنا ہے خیر مومنین کا کام صرف انکو نصیحت کر دینا ہے اگر نہ مانین تو انکے بُری عقائد و اعمال کا اثر نصیحت کرنیوالون پر نہین پڑیگا مومنین کو چاہیئے کہ اپنے عقائد و اعمال کو درست رکھین کیونکہ سب کو اللہ کے پاس جانا ہے پھر تو وہان معلوم ہو جاویگا کہ کون راہ راست پر تھا اور کون بے راہ ـ

اس معقول رد کا جواب مشرکین سے بن نہ پڑا تو لگے اپنے اعمال کو خدا کی طرف منسوب کرنے اور یہ کہنے کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادے سب ہدایت پر ہو جاتے اور شرک نہ کرتے چونکہ وہی ان افعال کو ہم سے کراتا ہے ہم کیونکر ملزم قرار

دیے جا سکتے ہین - اسکی تردید سورۂ انعام کے ایک مقام مین اسطرح کیگئی ہے -
سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ
كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا ۗ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ
عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا ۖ إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ ۝
قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۖ فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ۝ ترجمہ - مشرکین سے
کچھہ بعید نہین کہ یہ حجت پیش کرین کہ اگر خدا چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے اور نہ ہمارے باپ دادے
ایسا کرتے اور نہ ہم کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کرتے - اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے
ہو گزرے ہین پیغمبرون کو جھٹلاتے رہے یہان تک کہ آخر کار ہمارے عذاب کا مزہ چکھنا
پڑ چکھا - ای پیغمبر ان لوگون سے پوچھو کہ آیا تمہارے پاس کوئی علمی سند بھی ہے - اگر ہے
تو اسکو ہمارے دکھانے کے لیے نکالو اور پیش کرو - سند تو تمہارے پاس کچھہ ہے
نہین نرے وہمون پر چلتے اور نری اٹکلین ہی دوڑاتے ہو - ای پیغمبر ان سے
کہو کہ تم ہارے اور اللہ کی حجّت زبردست ٹھہری - پھر اگر وہی چاہتا تو تم سب کو
دین حق کا رستہ دکھا دیتا -

مین اس مقام پر مولانا نذیر احمد صاحب نے جو فائدہ لکھا ہے اوسکو نقل کر دیتا ہون
" کفار مکہ جب دلیل سے عاجز آتے تو مشیت الٰہی کی بحث نکال کھڑی کرتے لیکن وہ
مرضی اور مشیت مین فرق نہین کرتے - خدا نے اس آیت مین مرضی اور مشیت کا فرق
نہایت عمدہ طور پر دکھایا ہی کہ جو خدا کی مرضی تھی وہ پیغمبرون کے ذریعے سے ظاہر کر دیگئی

اور لوگون کو اختیار دیا گیا کہ نیک راہ اختیار کرین یا بری راہ چلین۔ جنہون نے پیغمبرونکو جھٹلایا اور دیدہ و دانستہ بری راہ اختیار کی تو وہ ملزم ٹھہرے اور خدا کی حجت اُنپر تمام ہوئی مشیت الٰہی سے اور اس سے کچھہ تعلق نہین مشیت الٰہی بالکل دوسری چیز ہے۔ اس مین شک نہین کہ خدا چاہتا تو سب راہ راست پر چلتے مگر اوسنے یہہ چاہا کہ لوگ اپنے ارادے سے راہ راست اختیار کرین تو لوگون کے افعال سے مشیت الٰہی متعلق نہین ہے بلکہ انکی اپنی مشیت متعلق ہے یعنی مشیت الٰہی تہی کہ لوگ اپنی مشیت سے برا یا بہلا کرین۔

اس فائدہ سے ظاہر ہے کہ اللہ جل شانہ کو لوگون کے گمراہ ہونے یا ہدایت پانیکا علم انکی خلقت سے پہلے ہونا اور اُسکی مشیت مین یہ امر مقدر ہونا اس بات کی دلیل نہین ہو سکتا کہ اللہ ہدایت اور گمراہی ہر دو سے راضی ہے۔ انسان مین برائی اور بہلائی کے درمیان تمیز کرنے کا مادہ موجود ہے اور جو کام وہ کرتا ہے اپنے ارادہ اور اختیار سے کرتا ہے اسی وجہ سے وہ اپنے اعمال کے بموجب ثواب و عقاب کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

جبکہ مشرکین اور کفار کے ہر ایک اعتراض اور شبہہ کا تشفی بخش جواب نہایت وضاحت کے ساتھہ دیا جاتا تہا اور انصاف پسند لوگ اس سے متاثر ہونے لگے تہے تو مخالفین نے ایک اور تجویز سوچی اور یہہ کہنا شروع کیا کہ اس قرآن کو سنو ہی مت اور جہان پیغمبر اسکو سنانے لگین تو تم درمیان مین غل مچانے لگو تاکہ اس تدبیر سے تمکو ظاہری غلبہ نصیب ہوجاوے۔ اسکا ذکر سورہ حم السجدہ کے ایک مقام مین اسطرح ہے۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ○ فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

عَذَابًا شَدِيدًا وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ جَزَآءً بِمَا كَانُوا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُونَ ○

ترجمہ۔ اور جو لوگ منکر ہین وہ ایک دوسرے سے کہا کرتے ہین کہ اس قرآن کو سنو ہی مت اور سنانے لگین تو اسکے بیچ بیچ مین غل مچا یا کرو شاید اس تدبیر سے تم مسلمانون سے بازی لیجاؤ تو جو لوگ دین اسلام کے منکر ہین ہم انکو ضرور عذاب سخت کا مزہ چکھا کر رہین گے اور ضرور انکو ان بدترین اعمال کا بدلہ دین گے۔ یہ دوزخ ہی دشمنان خدا یعنی کافرون کا بدلہ ہے کہ وہ جو ہماری آیتون سے انکار کیا کرتے تھے اسکی سزا مین انکو ہمیشہ کے لیے دوزخ مین گھر ملا۔

ان آیات مین کفار کی اور ناشائستہ حرکات کے منجملہ جو وہ دین حق کے مٹانیکی غرض سے کیا کرتے تھے ایک حرکت کو بیان فرما کر اللہ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے کہ جیسا انکے اور افعال سے دین کو ضرر نہین پہونچا ہے اسیطرح اس سے بھی کچھہ نقصان نہین ہوگا بلکہ اللہ جل شانہ دنیا مین انہین کو نیچا دکھاویگا اور آخرت مین تو انکے لیے نہایت دردناک عذاب یعنی ہمیشہ رہنے کے لیے آگ کا گھر تیار ہے۔

فائدہ۔ اس مقام مین اللہ جل شانہ نے ابطال حق کی کوشش کو بدترین اعمال فرمایا ہے۔ کیونکہ اس فعل کا برا اثر ایک دو آدمی پر نہین بلکہ جماعتون پر پڑتا ہے اس سے وہ لوگ خوف کرین جو حق کے خلاف مین اٹھہ کھڑے ہوتے ہین اور قرآن مجید کا معارضہ لوگون کو کے غلط سلط اقوال سے کر کے عوام کو راہ راست سے بہکاتے ہین اور یہہ نہین سوچتے

کہ خدا کو کیا جواب دینگے۔

مشرکین کے علاوہ اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ بھی تعصب اور حسد سے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کر رہے تھے چنانچہ قرآن مین جا بجا ان لوگون کی مذمت اس وجہ سے کیگئی ہے کہ انہون نے باوجود پیغمبر کی سچائی کو اپنی ہی کتابون سے بخوبی جان لینے کے آپ کی تصدیق نہین کی بلکہ عداوت سے مشرکین کو مسلمانون پر ترجیح دیکر یہہ کہنے لگے کہ هٰؤُلَاءِ اَهْدٰی مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا یعنی مسلمانون سے تو ان ہی لوگون کا طریقہ ٹھیک ہے حالانکہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام خدای واحد کی عبادت کا حکم فرماتے تھے موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کی نبوت کی تصدیق کر رہے تھے اور جو دین اگلے انبیاء کا تھا اُسیکو قائم رکھہ کر صرف لوگون کی پیدا کی ہوی خرابیون کو دور فرمانا چاہتے تھے چنانچہ اہل کتاب کی ناراضی کی وجہ سورہ بقر مین اس طرح بیان ہوی ہے۔ وَلَنْ تَرْضٰی عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰی حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۚ قُلْ اِنَّ هُدَی اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰی ۭ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاۗءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰھُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ ترجمہ۔ اور ای پیغمبر نہ تو یہود ہی تم سے کبھی رضامند ہونگے اور نہ نصاریٰ ہی تمسے راضی ہونگے تاوقتیکہ تم ان ہی کی روش اختیار نہ کرو۔ ای پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ اللہ کی ہدایت وہی اصل ہدایت ہے اور ای پیغمبر اگر تم اسکے بعد کہ تمہارے پاس علم یعنی قرآن آچکا ہے انکی

خواہشون پر چلے تو پہر تمکو خدا کے غضب سے بچانیوالا نہ کوئی دوست اور نہ کوئی مددگار ہوگا۔ جن لوگون کو ہم نے قرآن دیا ہے وہ اسکو پڑہتے رہتے ہین جیسا اسکے پڑہنے کا حق ہے اور یہی اسپر ایمان بہی لاتے ہین اور جو اوس سے انکار رکہتے ہین تو وہی لوگ گہاٹے مین ہین۔

ان آیات مین آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کو یہ سمجہایا گیا ہے کہ یہود و نصاری تمہاری تصدیق محض تعصب اور نفسانیت سے نہین کرتے ہین کیونکہ اگر یہ تمہاری بات مان لین تو انکے مشائخین و علمائے دین مین جو کچہہ فساد پیدا کردیا ہے اسکا اعتراف ہوجاتا ہے اور یہ انکے نفس پر نہایت شاق گزرتا ہے چنانچہ اپنے علما و مشائخ کی قلعی نہ کہلنے کی غرض سے یہ لوگ تمکو بہی اپنے باطل خیالات کے پیرو کرلینا چاہتے ہین تم ان سے کہدو کہ جو راہ اللہ کی بتائی ہوئی ہے خواہ قرآن مین ہو یا انجیل و تورات مین وہی سیدہی راہ ہے اور مین اسی پر ہون اور تم لوگون نے اپنی نفسانی خواہشون سے دین حق کو جو بگاڑ دیا ہے مین تو ہرگز اسکا تابع ہونیوالا نہین خاصۃً جبکہ مجہکو اللہ نے اپنے فضل سے ان باتونکی خبر دیدی ہے اور اگر مین ایسا کرون تو خدا کی رحمت و نصرت کے عوض اوسکے غضب کا مستحق ہوجاؤنگا۔ اسکے بعد ارشاد ہوا ہے کہ اے پیغمبر تم ان لوگون کی نا راضی کا خیال مت کرو نہین اہل کتاب مین ایسے بہی لوگ موجود ہین جو اس قرآن کو نہایت غور کے ساتہہ پڑہکر اسپر ایمان لاچکے ہین اور جو لوگ انکار کرتے ہین وہ تمہارا کچہہ بگاڑ نہین سکتے بلکہ آپ اپنا نقصان کررہے ہین۔

چنانچہ اہل کتاب کو انکی غلطی سے آگاہ کر کے انکو قائل کرنیکے لیے سورہ مائدہ کی ایک مقام مین پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو انپر یہ سوال کرنیکی تعلیم کیگئی ہے قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ هَلْ تَنْقِمُونَ مِنَّا إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ وَأَنَّ أَكْثَرَكُمْ فَاسِقُونَ ○ ترجمہ - ای پیغمبر ان سے کہو کہ ای اہل کتاب ہم مین کیا عیب پاتے ہو یہی نا کہ ہم اللہ پر اور جو قرآن ہماری طرف اُترا ہے اُسپر اور جو کتابین اس سے پہلے اُتر چکی ہے اُسپر ایمان لے آئے ہین اور یہہ کہ تم مین اکثر نافرمان ہین -

اس آیت مین پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اہل کتاب پر ایک ایسا متین سوال کرنیکا حکم ہوا ہے جسکا کوئی جواب مخالف سے بن ہی نہین سکتا اور سامعین کو اسکی غلطی کا یقین کامل ہوجاتا ہے یعنی اہل کتاب سے یہہ پوچھا گیا ہے کہ تم جو ہمکو بُرا کہتے ہو بھلا ہمارا عیب تو بتلا دو اگر یہی عیب ہے کہ ہم اللہ پر اور اُسکی کتابون پر ایمان لائے ہین اور اُسکے فرمانبردار ہوگئے ہین اور تمہاری نظرون مین ہم اسلیے بُرے ہین کہ تمہاری مانند اللہ کی نافرمانی نہین کرتے تو خیر اس عیب پر ہزار ہنر قربان ہین اور اس معاملہ مین سوا کور باطنون کے جمیع اہل انصاف ہماری ہی طرفداری کرینگے -

مشرکین اور اہل کتاب کی ان مخالفتون کی وجہ سے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہمت پست نہ ہوسنے اور آپکا حوصلہ بلند کرنے کے لیے اللہ جل شانہ نے قرآن مجید کے متعدد مقامات مین آپکی تسلی فرمائی اور یہہ عدہ فرمایا کہ مفسدون کے فساد اور حاسدون کے حسد سے آپکو کوئی ضرر نہین پہونچیگا آپ چونکہ خدا کے پیغمبر ہین وہی آپکا حافظ و نگہبان ہے آپ اپنی

خدمت بلا کم و کاست ادا کرتے چلے جایئے آخر چلکر آپ ہی کو فتح و نصرت ہو گی اور اللہ جل شانہ کا کلمہ بلند ہو کر رہیگا۔ چنانچہ سورہ مائدہ کے ایک مقام مین اسطرح ارشاد ہوا ہے

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ۚ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ○ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ حَتَّىٰ تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ ۗ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۖ فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ○ ترجمہ۔ ای پیغمبر جو احکام تمپر تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل ہوے ہین بلا کم و کاست لوگون کو پہونچا دو اور اگر تمنے ایسا نہ کیا تو سمجہا جائیگا کہ تمنے خدا کا کوئی پیغام ہی لوگون کو نہین پہونچایا اور اللہ تمکو لوگون کی شر سے محفوظ رکہیگا کیونکہ اللہ کافرون کو ایسا رستہ ہی نہین دکہائیگا کہ تمپر دست درازی کرسکین۔ ای پیغمبر یہود و نصاری سے کہو کہ ای اہل کتاب جبتک تم تورات اور انجیل اور اُن صحیفون کو جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تمپر نازل ہوے ہین قائم نہ رکہو گے تو دین سے تمکو کچہہ بہرہ نہین اور ای پیغمبر چونکہ یہہ لوگ تم سے حسد رکہتے ہین تو یہ قرآن جو تمپر تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے ان مین سے بہترون کی سرکشی اور کفر کے زیادہ ہونیکا ضرور باعث ہو گا تو ان لوگون کے حال پر جو کافر ہین مطلق افسوس نہ کرو۔

ان آیات مین پہلے آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کو خدا کے احکام بے کم و کاست اور بلا رو رعایت پہونچا دینے کا حکم ہوا ہے اور ساتہہ ہی اس بات سے آگاہ

کردیا گیاہے کہ اگر ایسا نہ کیا جاویے تو ساری محنت برباد ہو جاویگی اور حق رسالت بالکل ادا نہ ہوگا۔ باقی رہا یہ امر کہ لوگون کے خوف سے کوئی قصور واقع ہو چونکہ یہ انسانی فطرت کا مقتضا ہے اسلیے ہم مطمئن کیے دیتے ہین کہ ہم بذات خود تمہارے حافظ و نگہبان رہینگے اور شریر لوگ تمہین کوئی ضرر نہین پہونچا سکین گے جس سے دین کی اشاعت مین کسی طرح کا خلل واقع ہو جاویے کیونکہ کافرون کو ہم حق پر غالب آنیکی راہ ہرگز نہین تبلا دینگے بلکہ دین کی مخالفت مین ان سے جو فعل ہوگا وہ انہین کے نقصان اور ہلاکت کا باعث ہوگا اسکے بعد ارشاد ہوا ہے کہ اے پیغمبر اب تم یہود و نصاریٰ سے بالاعلان کہدو کہ تم کو دین سے ہرگز بہرہ نہین ہو سکتا تاوقتیکہ اپنی کتابون کے موافق اپنے اعمال کو درست نہ کرلو اور جب تم لوگ یہ طریقہ اختیار کروگے تو پھر بالضرور میری تصدیق کرنے لگوگے آخر مین یہہ خبر دے کر کہ نزول قرآن کی وجہ سے اکثر لوگ حسد مین مبتلا ہو گیے ہین اور انکی سرکشی اور کفر کی ترقی کا اصلی سبب یہی ہے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ نصیحت کی گئی ہے کہ ایسی حالت مین تمہارا انپر افسوس کرنا بالکل بیہودہ ہے اور اس سے بجز تمہارے دل کو رنج ہونیکے کوئی مفید نتیجہ نہین نکل سکتا۔

فائدہ۔ اس مقام سے یہہ صاف طور پر ثابت ہو گیا کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دین کی کوئی بات کسی سے مخفی نہین رکھی بلکہ جو کچھہ خدا کا حکم ہوتا تھا سبکو بلا کم و کاست بیان کردیتے تھے اور مطلق کسی کا خوف و لحاظ نہین فرماتے تھے۔ یہہ بھی بصراحت معلوم ہو گیا کہ اہل کتاب پر اپنی کتابون کے قائم نہ رکھنے یعنی انپر عمل نہ کرنیکی وجہ سے

دین سے بے بہرہ ہونیکا الزام لگایا گیا ہے۔ اس سے ہم مسلمانون کو پند پذیر ہوکر اپنی
کتاب یعنی قرآن مجید پر قائم ہونا چاہیے ورنہ یہی الزام ہم پر بہی عائد ہوگا۔
قرآن مجید مین آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کو جابجا جو تسکین دیگئی ہے اور کفار و مشرکین
کا برسر غلط ہونا اور آپکی جانب حق کا ہونا بیان کرکے اپنے فرائض منصبی کو بلا خوف
وخطر ادا کرنیکے لیے جو حکم ہوا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ منکرین کے انکار اور
مکذبین کی تکذیب سے آپ سخت متفکر ہوتے تہے اور آپکے دل مین یہ تمنا ہوتی تہی
کہ سب کے سب حق بات کو قبول کرلین تاکہ آپس مین کوئی نزاع نہ رہے اور اس غرض کے
جلد حاصل ہوجانے کے لیے آپ وعظ و نصیحت مین سخت مشقت اُٹھایا کرتے تہے
اور آپکو کفار و مشرکین کے فرمایشی معجزون کے متعلق کبھی یہ آرزو بہی ہوا کرتی تہی کہ کاش
ان کا وقوع ہوجائے تاکہ لوگ آپ کی تصدیق کرنے لگین۔ چونکہ اس قسم کی تمنا اور
آرزو کا پورا ہونا اللہ جل شانہ کے مصالح کے خلاف تہا اپنے پیغمبر کے دل سے ان خدشات
کو دفع کرنیکے لیے کہین تو یہ فرمایا۔ طٰہٰ مَآ اَنزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓی اِلَّا تَذْکِرَۃً
لِّمَنْ یَّخْشٰی ۝ یعنی اے پیغمبر ہمنے تمپر قرآن اس لیے نازل نہین کیا کہ تم اسکی وجہ سے اسقدر
مشقت اٹھاؤ یہ قرآن تو صرف ایک نصیحت ہے اور وہ بہی اُسی کے لیے جو خدا سے ڈرتا
ہے۔ اور کہین یہ ارشاد ہوا۔ فَتَوَلَّ عَنْھُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ وَّذَکِّرْ فَاِنَّ الذِّکْرٰی
تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ یعنی اے پیغمبر انکی مطلق پروا نہ کرو کیونکہ انکے کفر و انکار کا تمپر کچھہ الزام نہین
ہان سمجھاتے رہو کہ سمجھانا ایمان والونکو فائدہ بخشتا ہے۔ اور کسی مقام مین یہ فرمایا۔ فَلَعَلَّکَ

بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۝ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝ یعنی ای پیغمبر اگر یہ لوگ تمہاری اس بات کو نہ مانین تو شاید تم مارے افسوس کے انکے پیچھے اپنی جان ہلاک کر ڈالو گے جو کچھہ روی زمین پر ہے ہم نے اسکو روی زمین کی رونق کا موجب بنایا ہے تاکہ ہم لوگونکو آزمائین کہ ان مین کون اچھے عمل کرتا ہے ـ چنانچہ یہی مضامین سورہ انعام کی ان آیات مین بصراحت بیان ہوے ہین قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۝ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ۝ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ ای پیغمبر ہم اس بات کو جانتے ہین کہ یہہ لوگ جیسی جیسی باتین تم سے کہتے ہین بیشک تمکو آزردہ کرتے ہین پس تمکو صبر کرنا چاہیے کیونکہ یہہ تمکو نہین جھٹلاتے بلکہ یہہ ظالم حقیقت مین اللہ کی آیتون کا انکار کرتے ہین تو وہ ان سے انتقام لیگا اور تم سے پہلے بھی رسول جھٹلایے جا چکے ہین تو انہون نے لوگون کے جھٹلانے پر اور انکی ایذا دہی پر صبر کیا یہانتک کہ ہماری مدد انکے پاس آپہونچی اور کوئی ہیکڑ سے ہیکڑ بھی خدا کی باتون کا بدلنے والا نہین ـ اور پیغمبرون کے حالات تو تم کو پہونچ چکے ہین اور اگر انکی سرکشی

تمپر گران گذرتی ہے اور تم سے ہو سکے کہ زمین کے اندر اندر کوئی سرنگ تلاش کرو یا آسمان
مین کوئی سیڑہی لگی ہوی بہم پہونچاؤ اور ان تدبیرون سے کوئی فرمایشی معجزہ ان کو لا دکھلاؤ
تو اپنی سی کر دیکھو مگر اس سے کچھہ ہوتا ہوا تا نہین اور اگر اللہ کو منظور ہوتا تو ان سبکو راہ راست پر
متفق کر دیتا تو دیکھو تم کہین نادانون مین نہ شامل ہو جانا۔

ان آیات مین آنحضرت علیہ الصلوٰۃ و السلام کو خطاب کر کے ارشاد ہوا ہے کہ ہمین
معلوم ہے کہ ان ظالمون کے انکار سے تمکو سخت رنج پہونچتا ہے لیکن اسکا انتقام ہم بالضرور
ان سے لیکر رہینگے کیونکہ یہ لوگ ہمارے پیغمبر کو جھٹلا رہے ہین حقیقت مین ہمکو اور ہماری
آیتون کو جھٹلاتے ہین۔ باقی رہا تمہارا رنج اسکو دفع کرنیکی ترکیب یہی ہے کہ تم اگلے انبیا کے
حالات کو یاد کرو جنکے قصص تمکو سنائے جا چکے ہین اُنکو بہی انکے وقت کے لوگون نے
جھٹلایا اور وہ مکذبین کی تکذیب اور ایذا رسانی پر ہماری مدد کے پہونچنے تک صبر کیے بیٹھے رہے
آخرش ہمنے ظالمون کو عذاب مین مبتلا کیا اور اپنے رسولون سے جو وعدے کیے تھے اُنکو
صحیح کر دکھلایا۔ یہی ہماری عادت ہے اسکو کوئی شخص بدل نہین سکتا اور نہ ہمارے کام
قبل از وقت ہوا کرتے ہین۔ اگر تمپر ان کفار کا انکار گران گذرتا ہے اور انکو راہ راست پر
لانے مین تمہین جلدی ہے تو انکے فرمایشی معجزون کے بتلانے کے لیے زمین مین کوئی
سرنگ لگا کر یا آسمان تک کوئی سیڑہی بنا کر انکی خواہش تم ہی پوری کر دو۔ جب تم سے یہ
ہو نہین سکتا ہے تو پہر تمکو چاہیے کہ ہم پر بہروسہ کر کے بیٹھے رہین اور اپنے فرائض منصبی
کو ادا کرتے چلے جائین کیونکہ تم جانتے ہو کہ سبکو راہ راست پر لانا تمہارے قابو مین نہین ہے

بلکہ یہ تو ہمارا اختیاری امر ہے پس باوجود اس علم کے ایسی بیجا آرزو اور تمنا کو اپنے دل مین جگہہ دیکر مفت مین رنج مول لینا دانائی سے بعید ہے۔

فائدہ۔ گو ان آیات مین آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خطاب ہے لیکن آپ کے ساتھہ آپ کے تابعین بہی مقصود ہین کیونکہ ان کو بہی کفار کی ایذا رسانی سے رنج ہوا کرتا تہا اور دین حق کے انکار و کفر سے نہایت تعجب ہوتا تہا کہ کیون سچی اور صحیح بات کی ایسی مخالفت کی جاتی ہے۔ چنانچہ مسلمانون کے دلون مین جو شبہات ہوا کرتے تہے انکو دفع کرنیکے لیے قرآن مین جا بجا فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ۝ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ کے تاکیدی جملون سے ہدایت کی گئی ہے۔

آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انہین عمدہ خصائل یعنی اپنی بنی نوع کی کمال درجہ مین ہمدردی اور خیر خواہی اور یہ آرزو کہ سبکے سب ہدایت پاکر ابدی ہلاکت سے محفوظ رہین ان امور کو اللہ جل شانہ نے سورہ توبہ کی اس آیت مین بیان فرمایا ہے۔ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝ ترجمہ۔ تمہارے پاس تم ہی مین کے ایک رسول آئے ہین تمہاری تکلیف ان پر شاق گذرتی ہے اور انکو تمہاری بہبود کا ہوکا ہے اور مسلمانون پر نہایت درجے شفیق اور مہربان ہین۔ اسپر بہی یہ لوگ سرتابی کرین تو اے پیغمبر ان سے صاف کہہ دو کہ مجہہ کو خدا بس کرتا ہے اسکی ذات کے سوا کوئی معبود نہین اسی پر مین بہروسا

رکھتا ہون اور عرش جو مخلوقات مین سب سے بڑا ہے اُسکا بھی وہی مالک ہے۔

اس آیت مین اللہ جل شانہ نے عرب کے لوگون پر اپنے احسان کو جتایا ہے کہ تم مین ایک ایسے رسول آئے ہین جنکے حسب و نسب کی شرافت اور جنکی صفات صدق و امانت سے تم بخوبی واقف ہو۔ تمہاری تکلیف اُنکو بُری لگتی ہے اور یہ تمہاری بھلائی کے بیحد خواہان ہین اسلیے تمکو ایسی راہ بتلاتے ہین جو دنیا کی ذلت اور آخرت کی رسوائی اور عذاب سے تمکو محفوظ رکھے۔ جن لوگون نے اُنکی اس خیر اندیشی کو پہچان لیکر انکی بات کو مان لیا ہے انپر تو یہ نہایت ہی شفیق و مہربان ہین اور خدا کے ہان اُنکے مدارج بلند کرنیکے لیے انکو عمدہ سے عمدہ اعمال و اخلاق تعلیم کرتے ہین۔ جو لوگ اپنی کوتاہ نظری سے ان خوبیون کو نہین دیکھتے ہین اور بعض ایسے رسول کی مدد کرنیکے انکار و مخالفت پر آمادہ ہوگیے ہین انکی نسبت اللہ جل شانہ اپنے پیغمبر کو ارشاد فرماتا ہے کہ تم ان سے کہدو کہ تمہاری مدد کی مجھکو بالکل حاجت نہین میرا بھروسا تو اللہ پر ہے جسکے سوا کوئی عبادت کے لائق نہین ہے کیونکہ عرش عظیم کا مالک وہی ہے جو تمام دنیا پر محیط ہے اور کوئی شے اُسکے حکم سے باہر نہین ہوسکتی۔ پس ایسی ذات میری تائید کے لیے کافی و وافی ہے۔

حضرت سعدی علیہ الرحمہ نے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ کی ان خوبیون کو ایک نہایت فصیح و بلیغ شعر مین جو بیان کیا ہے ہمکو اس مقام پر نقل کرنا مناسب نظر آتا ہے تاکہ ناظرین کو معلوم ہوجاے کہ متبعین سنت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعت کس طرح کیا کرتے ہین

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ	حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ و اٰلہٖ

یعنی انسانی کمالات کو آپ نے بلندترین مرتبہ کو پہونچا دیا اور آپکی ذات بابرکات سے کفر کی تاریکی مبدل بضیاے ایمان ہوگئی - آپکی ساری خصلتیں نیک ہی نیک ہین اور چونکہ ہم ناقصون سے ان کمالات کی قدر شناسی کا حق کامل طور پر ادا نہین ہوسکتا ہے ہمارے لیے یہی بہتر راہ ہے کہ خدا کے حکم کے بموجب آپ پر نزول رحمت کی دعا کرتے رہین -

اب مین اس مختصر رسالہ کو ختم کرتا ہون اور اللہ جل شانہ سے دعا کرتا ہون - کہ مسلمان بھائی اسکو بغور پڑہین اور اس سے فائدہ اُٹھائین - مین نے اپنی طرف سے کوئی بات نہین لکھی ہے کیونکہ اولاً دین مین کسی شخص کا قول بلا دلیل مستند ہو ہی نہین سکتا اور ثانیاً مین تو ایک حقیر و ناچیز آدمی ہون مجھکو یہ جرائت کیونکر ہوسکتی ہے کہ بلا دلیل کوئی بات بیان کردون دلیل کے لیے قرآن سے زیادہ یقین دلانے والی چیز دنیا مین موجود نہین ہے اور ہم سب مسلمانون کا اعتقاد ہے کہ یہ اللہ کا کلام ہے جو ہماری ہدایت کے لیے تیرہ سو برس پہلے خاتم المرسلین محمد مصطفے علیہ الصلوۃ والسلام پر نازل ہوا اور مخالفین بھی اس بات کے قائل ہین کہ ابتک بلا کم و کاست موجود ہے - گو اس کتاب کی ہر زمانہ اور ہر زبان مین خدمت ہوتی رہی ہے[1] لیکن چونکہ آج کل لوگون کی طبیعتین سہولت پسند

[1] مخالفین نے اپنی زبانون مین جو ترجمے اس غلط خیال سے کیے کہ اسلام کے معائب کو ظاہر کرین اُنکا اثر بھی اُلٹا ہوا اور انہین مین کے انصاف پسند لوگ اس کتاب کی خوبیون کو دریافت کرکے اسلام کی حمایت پر آمادہ ہوگیے - شعر

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد		خمیر مایۂ دکان شیشہ گر سنگ است	

ہو گئی ہین اور دین کی تحقیق کی طرف رغبت کم ہوتی جاتی ہے مین نے اس طریق سے قرآن کی خدمت کرنے کو مفید خیال کیا۔

خاتمہ پر مین سورۂ اعراف کی ایک آیت نقل کر دیتا ہون جو انسان کو اگر دیدۂ بصیرت ہو تو نصیحت کے لیے کافی ہے۔ اَوَلَمْ یَنْظُرُوْا فِیْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ وَّاَنْ عَسٰۤی اَنْ یَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ ○ ترجمہ کیا ان لوگون نے آسمان وزمین کے انتظام اور خدا کی پیدا کی ہوئی کسی چیز پر بھی نظر نہین کی اور نہ اس بات پر کہ عجب نہین انکی موت قریب آ لگی ہو۔ تو اب اتنا سمجھا دیے پیچھے اور کونسی بات ہے جسکو سنکر ایمان لے آئین گے۔

تمت بالخیر

فہرست اغلاط رسالہ حجۃ الرحمٰن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	مُقَصَّلاً	مُفَصَّلاً
۲	۲	اِتَّبَاعِهِ	اَتْبَاعِهِ
″	″	اَجْمَعِيْنِ	اَجْمَعِيْنَ
″	۹	يَخْرُجُ	يُخْرِجُ
۳	۳	فطرت ایسی ہی	فطرت ہی ایسی
۴	۹	اَلْبَاطِلِ	اَلْبَاطِلُ
″	۱۰	دابرُ القوم	دابِرُ القوم
۵	۵	فَامَنُوْا	فَاٰمِنُوْا
۷	۱۵	هَدَانِىْ	هَدٰنِىْ
″	″	قِيَّمًا	قِيَمًا
۱۳	۷	یونہین	یون ہی
۱۵	۷	فَرَطْتَ	فَرَّطْتُ
″	۸	هَدَانِىْ	هَدٰنِىْ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷	۸	تَنْسٰهُمْ	نَنْسٰهُمْ
۲۴	″	تَسْبِقُ	تَسْبِقُ
۲۹	۲	اُنْسِيت	اُنْست
″	۱۲	يَنْظُرُوْنَ	يَنْظُرُوْنَ
۳۳	۶	اَتَّبِعَ	اِتَّبِعَ
۳۴	۱۷	شاء	شاعر
۳۵	۱	اَئِنَّا	اَئِنَّا
۳۶	۱۷	اِفْتَرَاهُ	اِفْتَرٰىهُ
۴۴	۶	اِهْدٰى	اَهْدٰى
۵۰	۲	لِنَبْلُوَاهُمْ	لِنَبْلُوَهُمْ
۵۱	۱۰	وہ مکذبین	اور وہ مکذبین
۵۵	۵	يَكُوْنُ	يَكُوْنَ

تمت